100
مختصر
فتاویٰ جات
روزہ
تراویح
صدقہ فطر
اعتکاف
کے متعلق بنیادی مسائل کا بہترین گلدستہ
بنام
الفتاوی المبینیة
بضوء قواعد الدینیة
عوام الناس کیلئے رمضان المبارک کا بہترین تحفہ
ازقلم
حضرت علامہ مولانا ابوالامین مبین اختر مدنی دامت برکاتہم (برمنگھم)
نظر ثانی
استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی انس رضا قادری صاحب دامت برکاتہم

روزہ،تراویح،صدقہ فطر اور اعتکاف کے بنیادی شرعی مسائل

مؤلف	ابو الامین مولانا مبین اختر مدنی عفی عنہ
نظر ثانی	ابو احمد مفتی انس رضا قادری مدظلہ العالی
پیشکش	الرضا قرآن وقف اکیڈمی (آن لائن)
کل فتاویٰ	100
کل صفحات	106

عوام میں پائے جانے والے روزہ، نماز تراویح، صدقہ فطر اور اعتکاف کے بارے میں سوالات کے مختصر اور آسان انداز میں شرعی جوابات کا بہترین مجموعہ، اس کتاب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دلا کر ثواب کا عظیم خزانہ حاصل کریں

اس کتاب کا ثواب میں اپنے پیر و مرشد امیر اہلسنت ابو بلال مولانا الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ، اساتذہ کرام، والدین، طلباء کرام اور خاص طور پر اپنے دادا مرحوم حافظ بشیر احمد رحمۃ اللہ علیہ کو ایصال کرتا ہوں، برائے کرم ایک بار درود پاک پڑھ کر اس کا ثواب میرے دادا مرحوم کی روح کو بخش دیں، جزاکم اللہ خیرا

روزہ، تراویح، صدقہ فطر اور اعتکاف کے بنیادی شرعی مسائل

اذان فجر کے بعد روزے کی نیت کرنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سحری کے وقت جاگ نہ آئی اور جب اٹھے تو روزہ بند ہو چکا تھا تو کیا اذان فجر کے بعد روزے کی نیت کی جاسکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سحری کے وقت جاگ نہ آئی اور اذان فجر بھی ہو چکی تو اب بھی رمضان کے روزے کی نیت کی جاسکتی ہے کیونکہ رمضان کے روزے کی نیت کا وقت زوال سے پہلے تک ہوتا ہے البتہ سحری کا وقت ختم ہو جانے کے بعد کھا پی نہیں سکتے لہذا بغیر کھائے اور پیئے نیت کرنا ہو گی۔

الجوہر النیرہ میں ہے: مایتعلق بزمان بعینه کصوم رمضان والنذر المعین فیجوز صومه بنیة من اللیل وإن لم ینو حتی أصبح أجزأته النیة فیما بینه وبین الزوال، ترجمہ، جو روزے کسی مخصوص وقت سے متعلق ہوں، جیسے رمضان کے روزے یا کسی معین نذر کے روزے، تو ان کے لیے رات سے نیت کرنا جائز ہے۔اور اگر کسی نے رات کو نیت نہیں کی یہاں تک کہ صبح ہو گئی، تو زوال سے پہلے کی گئی نیت بھی کافی ہو گی اور اس کا روزہ شمار کیا جائے گا۔ (الجوہر النیرہ، کتاب الصوم، جلد اول، صفحہ نمبر 136، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

20 رجب المرجب 1446ھ / 21 جنوری 2025ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بچے نے روزہ رکھ کر توڑ دیا تو کیا اس پر قضا یا کفارہ لازم ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

بچہ اگر سات سال کا ہو جائے تو نماز کی طرح روزہ رکھنے کا بھی حکم دیا جائے گا تاکہ بالغ ہونے تک اس کی نماز و روزے کی عادت بن جائے البتہ اگر نابالغ بچے نفلی یا رمضان کا روزہ رکھ کر توڑ دیا تو اس پر قضا و کفارہ لازم نہیں۔

ردالمحتار میں ہے:

"الصبي إذا أفسد صومه لا يقضي لأنه يلحقه في ذلک مشقة بخلاف الصلاة فإنه يؤمر بالإعادة، لأنه لا يلحقه مشقة" ترجمہ، بچہ اگر اپنے روزے کو توڑ دے تو اس پر قضا واجب نہیں ہوتی، کیونکہ اس میں اس کے لیے مشقت ہوتی ہے، بر خلاف نماز کے، کہ اس کو دوبارہ پڑھنے کا حکم دیا جائے گا کیونکہ اس میں مشقت نہیں ہوتی۔

(ردالمحتار، کتاب الصوم، جلد دوم، صفحہ نمبر 409، التراث)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

20 رجب المرجب 1446ھ/21 جنوری 2025ء

روزے کی حالت میں دانتوں سے خون نکلنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ روزہ کے دوران دانتوں سے خون نکلا تو کیا اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

روزے کے دوران دانتوں سے خون نکلا اور اس کو باہر پھینک دیا تو روزہ نہ ٹوٹا اور اگر نگل لیا اور وہ زیادہ تھا تو بھی روزہ ٹوٹ گیا اور اگر زیادہ نہیں تھا تو اب دیکھا جائے گا اگر تو ذائقہ حلق میں محسوس ہوا تو روزہ ٹوٹے گا، اگر ذائقہ محسوس نہ ہوا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، روزہ ٹوٹنے والی صورت میں روزہ کی قضا لازم ہوگی کفارہ نہیں

ردالمحتار میں ہے:

"(خرج الدم من بين أسنانه ودخل حلقه) يعني ولم يصل إلى جوفه أما إذا وصل فإن غلب الدم أو تساويا فسد وإلا لا، إلا إذا وجد طعمه"

ترجمہ: خون اس کے دانتوں سے نکلا اور اس کے حلق میں داخل ہوا یعنی خون اگر پیٹ تک نہ پہنچا ہو لیکن اگر خون پیٹ تک پہنچ جائے اور خون کا حصہ زیادہ ہو یا برابر ہو تو روزہ فاسد ہو جاہے گا ورنہ نہیں مگر یہ کہ خون کا ذائقہ محسوس ہو

(ردالمحتار، کتاب الصوم، جلد دوم، صفحہ نمبر ۳۹۶، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو الامین محـــمـــد مبین اختر مـــدنی

12 شعبان المعظم 1446ھ/11 فروری 2025ء

روزے کی حالت میں مشت زنی کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا روزہ کی حالت میں مشت زنی کرنے سے روزہ جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

مشت زنی کرنا حرام و ناجائز اور روزے کی حالت میں گناہ بھی زیادہ ملے گا، بہر حال روزے کی حالت میں مشت زنی کی تو انزال نہ ہونے کی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹے گا اور انزال ہونے کی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا جس سے قضاء لازم ہوگی کفارہ نہیں۔

ردالمحتار میں ہے:

(الاستمناء بالكف) أي في كونه لا يفسد لكن هذا إذا لم ينزل أما إذا أنزل فعليه القضاء كما سيصرح به وهو المختار، ترجمہ: استمناء بالید یعنی اگر انزال نہ ہوا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا بہر حال اگر انزال ہو گیا تو اب روزہ فاسد ہو جائے گا اور قضا لازم ہوگی جیسا کہ اس کی صراحت کی گئی ہے اور یہی مختار ہے

(ردالمحتار، کتاب الصوم، جلد دوم، صفحہ نمبر ۳۹۹، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

12 شعبان المعظم 1446ھ/11 فروری 2025ء

روزے میں کلی کے دوران پانی حلق سے اتر جائے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ روزے کے دوران وضو کرتے ہوئے کلی کے وقت پانی حلق سے نیچے چلا تو کیا اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

وضو میں کلی کرتے ہوئے اگر روزہ دار ہونا یاد ہو تو اب پانی حلق سے گزرنے کی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس کی قضاء لازم ہوگی اگر روزہ دار ہونا یاد نہیں تو اب روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

وإن تمضمض أو استنشق فدخل الماء جوفه إن كان ذاكر الصومه فسد صومه وعليه القضاء، وإن لم يكن ذاكرا لا يفسد صومه، ترجمہ: اگر کلی کی یا ناک میں پانی چڑھایا اور پانی پیٹ میں چلا تو اس دوران اگر اس کو روزہ یاد ہو تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا اور اس پر قضاء لازم ہوگی اور اگر روزہ یاد نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب الصوم، جلد اول، صفحہ نمبر ۲۰۲، التراث)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو الامین محــــمد مبین اختر مــدنی

12 شعبان المعظم 1446ھ/11 فروری 2025ء

روزے کی حالت میں قے آنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا روزے کی حالت میں قے آنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

روزہ کی حالت میں قے آئے تو روزہ صرف دو صورتوں میں ٹوٹتا ہے جب قے بلغم کے علاوہ کھانے، خون یا پانی وغیرہ کی ہو اور وہ بلا اختیار منہ بھر آئے تو اب واپس لوٹنے یا خود لوٹانے کی صورت میں روزہ فاسد ہو جائے گا اگرچہ صرف چنے کی مقدار ہی حلق سے اتری ہو، یا اگر جان بوجھ کر منہ بھر کی اور اس وقت روزہ دار ہونا بھی یاد ہو تو مطلقا روزہ جاتا رہا اور اگر منہ بھر نہیں تھی تو روزہ نہ گیا چاہے وہ جان بوجھ کر ہو یا بلا اختیار۔

بہار شریعت میں ہے:

”قصداً بھر موںھ قے کی اور روزہ دار ہونا یاد ہے تو مطلقا روزہ جاتا رہا اور اس سے کم کی تو نہیں اور بلا اختیار قے ہوگئی تو بھر موںھ ہے یا نہیں اور بہر تقدیر وہ لوٹ کر حلق میں چلی گئی یا اُس نے خود لوٹائی یا نہ لوٹی، نہ لوٹائی تو اگر بھر موںھ نہ ہو تو روزہ نہ گیا، اگرچہ لوٹ گئی یا اُس نے خود لوٹائی اور بھر موںھ ہے اور اُس نے لوٹائی، اگرچہ اس میں سے صرف چنے برابر حلق سے اتری تو روزہ جاتا رہا ورنہ نہیں۔ قے کے یہ احکام اُس وقت ہیں کہ قے میں کھانا آئے یا صفرا یا خون اور بلغم آیا تو مطلقاً روزہ نہ ٹوٹا۔“

(بہار شریعت، جلد اول، صفحہ نمبر ۹۸۸، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

12 شعبان المعظم 1446ھ/11 فروری 2025ء

سوتے میں احتلام ہوجانیکی وجہ سے روزے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا روزے کی حالت میں سونے کے دوران احتلام ہو جانے کی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

روزے کی حالت میں سونے کے دوران اگر احتلام ہو جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا کیونکہ وطی کی صورت میں انزال نہیں ہوا۔

الجوہرالنیرہ میں ہے:

(قولہ فإن نام فاحتلم لم یفطر) لقولہ «ثلاث لا یفطرن الصائم القيء والحجامة والاحتلام» ولأنہ لم یوجد صورة الجماع ولا معناه وهو الإنزال عن شهوة بالمباشرة، ترجمہ: (پس اگر وہ سو گیا اور احتلام ہو گیا تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا)، کیونکہ حدیث میں آیا ہے: "تین چیزیں روزے دار کا روزہ نہیں توڑتیں: قے، حجامہ اور احتلام"۔ نیز اس لیے کہ جماع کی صورت بھی موجود نہیں اور اس کا مفہوم بھی نہیں پایا جاتا، کیونکہ انزال شہوت کے ساتھ مباشرت کے ذریعے ہوتا ہے۔

(الجوہر النیرہ، کتاب الصوم، جلد اول، صفحہ نمبر ۱۳۸، التراث)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

12 شعبان المعظم 1446ھ/11 فروری 2025ء

روزے کی حالت میں خوشبو دار دھویں کو سونگھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ آج کل مساجد میں خوشبو کے لئے الیکٹرک فریگرنس ڈفیوزر لگائے جاتے ہیں جن میں کیمیکل بھی ہوتا ہے جو دھویں کی صورت میں نکل رہا ہوتا ہے کیا اس کو سونگھنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

مساجد یا گھروں میں خوشبو حاصل کرنے کے لئے لگائے گئے الیکٹرک فریگرینس ڈفیوزر جن میں سے خوشبودار کیمیکل والا دھواں نکل رہا ہوتا ہے اگر جان بوجھ کر کسی روزے دار نے روزہ یاد ہونے کی حالت میں سونگا کہ اس کا دھواں دماغ یا حلق میں گیا تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس روزے کی قضاء کرنا لازم ہوگا۔

فتاوی رضویہ میں ہے:

"اگر صائم اپنے قصد وارادے سے اگریا لوبان خواہ کسی شے کا دھواں یا غبار اپنے حلق یا دماغ میں عمداً بے حالت نسیان صوم داخل کرے، مثلاً بخور سلگائے اور اپنے جسم سے متصل کر کے دھواں سونگھے کہ دماغ یا حلق میں جائے تو اس صورت میں روزہ فاسد ہوگا۔" (فتاوی رضویہ، جلد ۱۰، صفحہ نمبر ۴۹۸، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ
ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

15 شعبان المعظم 1446ھ/14 فروری 2025ء

روزے کا فدیہ بیٹی کو دینا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ میرے ابو شیخ فانی ہیں جو روزہ نہیں رکھ سکتے کیا وہ روزوں کا فدیہ اپنی بیٹی کو دے سکتے ہیں جو کہ شرعی فقیر ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

روزوں کا فدیہ اپنی بیٹی یا بیٹے کو نہیں دے سکتے کیونکہ اس کے مصارف وہی ہیں جو دیگر صدقات واجبہ کے ہیں جن میں دینے والے کی اپنی اولاد اور آباؤاجداد داخل نہیں ہیں اگرچہ وہ شرعی فقیر ہی کیوں نہ ہوں لہذا اپنی اولاد اور آباؤ اجداد کے علاوہ کسی شرعی فقیر کو دینا ہو گا۔

فتاوی رضویہ میں ہے: مصرف اس کا مثل مصرف صدقہ فطر و کفارہ یمین وسائر کفارات و صدقات واجبہ ہے بلکہ کسی ہاشمی مثلاً شیخ علوی یا عباسی کو بھی نہیں دے سکتے۔ غنی یا غنی مرد کے نابالغ فقیر بچے کو نہیں دے سکتے کافر کو نہیں دے سکتے، جو صاحب فدیہ کی اولاد میں ہے جیسے بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، نواسا نواسی، یا صاحب فدیہ جس کی اولاد میں جیسے ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی، انہیں نہیں دے سکتے، اور اقربا مثلاً بہن بھائی، چچا، ماموں خالہ، پھوپھی، بھتیجا، بھتیجی، بھانجا، بھانجی، ان کو دے سکتے ہیں جبکہ اور موانع نہ ہوں، یونہی نوکروں کو جبکہ اجرت میں محسوب نہ کریں۔

(فتاوی رضویہ، جلد ۱۰، صفحہ نمبر ۵۳۵، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ
ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

15 شعبان المعظم 1446ھ/14 فروری 2025ء

سفر کا آغاز دن میں ہونے پر روزہ چھوڑنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ میری رمضان میں صبح دس بجے پاکستان کی فلائیٹ ہے کیا میں سفر پر جانے کیوجہ سے اس دن کا روزہ چھوڑ سکتا ہوں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت کا حکم شرعی یہ ہے کہ آپ روزہ نہیں چھوڑ سکتے کیونکہ مسافر کو اس وقت روزہ چھوڑنے کی رخصت ہے جب وہ حالت سفر میں ہو اور آپ روزے رکھنے کے ٹائم پر حالت سفر میں نہیں ہیں لہذا روزہ چھوڑنے کی اجازت نہیں۔

فتاوی ہندیہ میں ہے:

(منها السفر) الذي يبيح الفطر وهو ليس بعذر في اليوم الذي أنشأ السفر فيه كذا في الغياثية. فلو سافر نهارا لا يباح له الفطر في ذلك اليوم، ترجمہ: (روزہ چھوڑنے کے اعذار میں سے) ایک سفر ہے جو روزہ چھوڑنے کو جائز بناتا ہے، اور یہ اُس دن عذر نہیں سمجھا جاتا جس دن سفر کا آغاز کیا ہو، جیسا کہ الغیاثیۃ میں ہے۔ پس اگر کوئی دن کے وقت سفر کرے تو اُس دن روزہ چھوڑنا اُس کے لیے جائز نہیں ہوگا۔ (فتاوی ہندیہ، کتاب الصوم، جلد اول، صفحہ نمبر ۲۰۶، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

15 شعبان المعظم 1446ھ/14 فروری 2025ء

رمضان آیا، رمضان چلا گیا کہنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہم نے ایک تقریر میں سنا کہ ایسا کہنا مکروہ ہے کہ رمضان آیا، رمضان چلا گیا کیونکہ حدیث پاک میں ہے "یہ نہ کہو رمضان آیا رمضان چلا گیا، بے شک رمضان اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے، کیا یہ مسئلہ درست ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اکثر فقہاء کے نزدیک رمضان آیا، رمضان چلا گیا کہنے میں حرج نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نام وہی ہیں جو حدیث متواتر یا مشہور سے ثابت ہوں اور جو حدیث آپ نے پیش کی وہ خبر واحد ہے جس سے مکروہ کا حکم ثابت نہیں ہوتا، اگر بالفرض رمضان اللہ کا نام ہو بھی تو یہ مشترک لفظ ہے اور اس کو بولتے وقت اللہ تعالی کی ذات مراد بھی نہیں ہوتی بلکہ رمضان کا مہینہ ہی مراد ہوتا ہے۔

المبسوط للسرخسی میں ہے: والذي عليه عامة مشايخنا أنه لا بأس بذلک قال رسول الله ﷺ: «عمرة في رمضان تعدل حجة» وقال: «من صام رمضان وقامه إيمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر» وقال: «إن لله تعالى تسعة وتسعين اسما من أحصاها دخل الجنة» وليس فيها ذكر رمضان واثبات الاسم لا يكون بالآحاد وإنما يكون بالمتواتر والمشاهير، ولو كان من أسماء الله تعالى فهو اسم مشترک كالحكيم والعالم ولا بأس بأن يقال: جاء الحكيم والعالم والمراد به غير الله تعالى، ترجمہ: ہمارے اکثر مشائخ کا یہی موقف ہے کہ رمضان کو صرف "رمضان" کہنے میں کوئی حرج نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔" نیز، حدیث میں ہے: اللہ تعالیٰ کے 99 نام ہیں، جو انہیں شمار کرے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور ان ناموں میں رمضان کا ذکر نہیں ہے۔ کسی نام کو اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں شمار کرنا تب ہی درست ہوگا جب وہ متواتر اور مشہور احادیث سے ثابت ہو، محض کسی اَحادیثِ آحاد سے نہیں۔ اور اگر بالفرض رمضان اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ہوتا بھی، تو یہ ایک مشترک نام ہوتا، جیسے "الحکیم" اور "العالم"۔ اور یہ جائز ہے کہ "حکیم آیا" یا "عالم آیا" کہا جائے، جبکہ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور ہو۔ (المبسوط، کتاب الصوم، جلد سوم، صفحہ نمبر ۵۵، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ
ابوالامین محمد مبین اختر مدنی
17 شعبان المعظم 1446ھ/16 فروری 2025ء

حائضہ کا رمضان میں بغیر کھائے پئے دن گزارنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ رمضان کے روزے کے دوران اگر عورت کو حیض آجانے کیوجہ سے روزہ ٹوٹ جائے تو کیا وہ اب کھا پی سکتی ہے یا اس کو روزے دار کی طرح بغیر کھائے پئے دن گزارنا ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عورت کا روزہ اگر حیض آنے کیوجہ سے ٹوٹ جائے تو وہ کھا پی سکتی ہے اور باقی کا دن بغیر کھائے پئے گزارنا لازمی نہیں البتہ بہتر ہے کہ روزے دار کے سامنے نہ کھائے البتہ اگر حیض یا نفاس والی دن میں پاک ہو گئی تو اب اس پر باقی دن روزے داروں کی طرح بغیر کھائے پئے گزارنا واجب ہے۔

ردالمحتار میں ہے: وأجمعوا علی أنہ لا یجب علی الحائض والنفساء والمریض والمسافر، ترجمہ: علماء کرام کا اس پر اجماع ہے کہ حائضہ، نفاس والی، مریض اور مسافر پر امساک (یعنی کھانے پینے سے رکے رہنا) واجب نہیں۔

(ردالمحتار، کتاب الصوم، جلد دوم، صفحہ نمبر ۴۰۷، التراث)

بہار شریعت میں ہے: حیض و نفاس والی پاک ہو گئی۔۔۔ جو کچھ دن باقی رہ گیا ہے، اسے روزے کے مثل گزارنا واجب ہے۔

(بہار شریعت، جلد اول، صفحہ نمبر ۹۹۰، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالامین محمد مبین اخترمدنی

18 شعبان المعظم 1446ھ/17 فروری 2025ء

روزہ توڑنے والے کا رمضان میں کھانا پینا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کسی نے جان بوجھ کر رمضان کا روزہ توڑ دیا تو کیا روزے کے دن کا باقی حصہ بغیر کھائے پیئے گزارنا اس پر لازم ہے یا اب کھا پی سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جس نے معاذاللہ بلااجازت شرعی رمضان کا روزہ توڑ دیا تو اب اس پر واجب ہے کہ باقی کا دن بغیر کھائے پیئے روزے داروں کی طرح گزارے، بلاوجہ کھائے گا تو گنہگار ہوگا اور جو روزہ توڑا ہے اس گناہ سے توبہ بھی لازم اور رمضان کے بعد قضاء بھی کرے، اگر کفارے کی صورت بنتی ہو تو کفارہ بھی ادا کرنا لازم ہوگا۔

ردالمحتار میں ہے:

واجمعوا علی لزومہ لمن أفطر خطأ أو عمدا أو یوم الشک ثم تبین أنہ رمضان، ترجمہ: علماء کا اس پر اجماع ہے کہ جس نے غلطی سے یا جان بوجھ کر روزہ افطار کر لیا یا (رمضان کے چاند ہونے میں) شک کے دن روزہ چھوڑ دیا اور بعد میں ظاہر ہوا کہ آج تو رمضان تھا تو باقی کا دن امساک (یعنی کھائے پیئے بغیر گزارنا) واجب ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الصوم، جلد دوم، صفحہ نمبر ۴۰۷، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

ابوالامین محمد مبین اخترمدنی

18 شعبان المعظم 1446ھ/17فروری 2025ء

روزے میں مسواک کرنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہم نے سنا ہے کہ روزے کی حالت میں عصر کے بعد مسواک نہیں کرنی چاہئے کیا یہ درست ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

روزے میں مسواک کرنا مکروہ نہیں چاہے صبح کریں یا ظہر کے بعد یا عصر کے بعد، بلکہ جس طرح مسواک اور دنوں میں سنت ہے اسی طرح روزے میں بھی کرنا مسنون ہی رہے گا، البتہ روزے میں اگر ایسی مسواک کے ریشے چھوٹیں اور ذائقہ دار ہو تو منع ہے۔

نوٹ: یاد رہے یہ حکم صرف مسواک کے لئے ہے، روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ کرنے کی اجازت نہیں کیونکہ پیسٹ کے ذرات کا حلق سے نیچے اتر جانے کا قوی اندیشہ ہوتا ہے۔

بہار شریعت میں ہے: ”روزہ میں مسواک کرنا مکروہ نہیں، بلکہ جیسے اور دنوں میں سنت ہے روزہ میں بھی مسنون ہے۔ مسواک خشک ہو یا ترا گرچہ پانی سے تر کی ہو، زوال سے پہلے کرے یا بعد کسی وقت مکروہ نہیں۔ اکثر لوگوں میں مشہور ہے کہ دوپہر بعد روزہ دار کے لیے مسواک کرنا مکروہ ہے، یہ ہمارے مذہب کے خلاف ہے۔“

(بہار شریعت، روزے کے مکروہات کا بیان، جلد اول، صفحہ نمبر ۹۹۷، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

18 شعبان المعظم 1446ھ/17 فروری 2025ء

بچہ کو دودھ پلانے کیوجہ سے روزہ چھوڑنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا جو عورت بچے کو دودھ پلاتی ہو کیا اس کے لئے روزہ چھوڑنا کی اجازت ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

دودھ پلانے والی عورت کو روزہ چھوڑنے کی اجازت اس وقت ہے جب اس کو غالب گمان ہو کہ روزہ رکھنے کیوجہ سے اس کو اپنی جان کا خطرہ ہو گا یا روزہ رکھنے کیوجہ سے دودھ نہ آنے کی صورت میں بچہ کی جان کا خطرہ ہو، اگر یہ صورتیں نہ ہوں تو اب روزہ نہیں چھوڑ سکتی۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

(ومنها حبل المرأة، وإرضاعها) الحامل والمرضع إذا خافتا على أنفسهما أو ولدهما أفطرتا وقضتا، ولا كفارة عليهما كذا في الخلاصة، ترجمہ: ان میں سے عورت کا حمل اور اس کا دودھ پلانا ہے۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت اگر اپنے نفس یا اپنے بچے کے بارے میں خوف محسوس کرے تو وہ روزہ چھوڑ سکتی ہے اور بعد میں اس کی قضا کرے گی، اور ان پر کفارہ لازم نہیں۔ اسی طرح الخلاصہ میں ہے۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب الصوم، جلد اول، صفحہ نمبر ۲۰۷، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالامین محمد مبین اخترمدنی

18 شعبان المعظم 1446ھ/17 فروری 2025ء

قضاء روزوں کے ہوتے ہوئے، ادا روزے رکھنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر پچھلے رمضان کے کچھ روزے قضا ہوں اور اگلا رمضان آجائے تو اب رمضان میں پچھلے رمضان کے قضا روزے کی نیت کریں گے یا موجودہ رمضان کے روزوں کی نیت کرنی ہوگی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر پچھلے رمضان کے قضاء روزے ذمہ ہوں اور اگلا رمضان آجائے تو اب موجودہ رمضان کے روزوں کی نیت سے ادا روزے رکھنے ہوں گے اور رمضان کے بعد جتنا جلدی ممکن ہو پچھلے رمضان کے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضاء کرنا ضروری ہے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے:

وإن جاء الرمضان الثاني، ولم يقض الأول قدم الأداء على القضاء كذا في النهر الفائق. ترجمہ: اگر دوسرا رمضان آجائے اور پچھلے رمضان کے روزوں کی قضاء نہیں کی تھی تو (اب) ادا روزوں کو قضاء روزوں پر مقدم کیا جائے گا اسی طرح نہر الفائق میں بیان کیا گیا ہے۔

(فتاوی ہندیہ، کتاب الصوم، جلد اول، صفحہ نمبر ۲۰۸، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

18 شعبان المعظم 1446ھ/17 فروری 2025ء

روزے کی حالت میں آنکھوں میں سرمہ ڈالنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ روزے کی حالت میں آنکھوں میں سرمہ ڈالنے سے کیا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

روزے کی حالت میں آنکھوں میں سرمہ ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ سرمہ کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو کیونکہ روزے کی حالت میں آنکھ میں سرمہ ڈالنا حدیث سے ثابت ہے۔

البدائع والصنائع میں ہے:

ولا بأس أن يكتحل الصائم بالإثمد وغيره، ولو فعل لا يفطره، وإن وجد طعمه في حلقه عند عامة العلماء لما روينا «أن رسول الله ﷺ اكتحل وهو صائم»، ترجمہ: روزے دار کے لیے اثمد یا کسی اور سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں، اور اگر وہ لگا لے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، چاہے اس کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو، جمہور علماء کے نزدیک۔ کیونکہ روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے روزے کی حالت میں سرمہ لگایا۔

(البدائع والصنائع، کتاب الصوم، جلد دوم، صفحہ نمبر ١٠٦، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

18 شعبان المعظم 1446ھ/17 فروری 2025ء

کام میں حرج ہوتو نفلی روزہ رکھنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ میں ایک فیکٹری میں کام کرتا ہوں اور شعبان کے نفلی روزے رکھتا ہوں لیکن میرا مالک مجھے نفلی روزے رکھنے سے منع کرتا ہے تو کیا میں مالک کی اجازت کے بغیر نفلی روزے رکھ سکتا ہوں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر تو نفلی روزے رکھنے کیوجہ سے کام میں حرج واقع ہوتا ہے تو پھر مالک کی اجازت کے بغیر نہیں رکھ سکتے اور اگر کام پورا وقت پر ہو جاتا ہے کام میں حرج نہیں ہوتا تو اب بغیر اجازت کے بھی روزہ رکھ سکتے ہیں۔

نوٹ: یاد رہے رمضان کا فرض روزہ کام کیوجہ سے چھوڑنے کی شرعا اجازت نہیں اور نہ ہی رمضان میں ایسا کام کرنے کی اجازت ہوگی جس سے روزہ رکھنے میں مشقت کا اندیشہ ہو گا۔

البدائع والصنائع میں ہے: وأما الأجير الذي استأجره الرجل ليخدمه فلا يصوم تطوعا إلا بإذنه، لأن صومه يضر المستأجر أما لو كان لا يضره فله أن يصوم بغير إذنه لأن حقه في منافعه بقدر ما تتأدى به الخدمة، ترجمہ: رہا وہ اجیر جسے کسی شخص نے اپنی خدمت کے لیے اجرت پر رکھا ہو، تو وہ مستاجر (مالک) کی اجازت کے بغیر نفل روزہ نہیں رکھ سکتا، کیونکہ اس کا روزہ مستاجر کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ لیکن اگر روزہ رکھنے سے مستاجر کو کوئی نقصان نہ ہو تو وہ اس کی اجازت کے بغیر بھی روزہ رکھ سکتا ہے، کیونکہ مستاجر کا حق صرف اتنا ہے کہ خدمت پوری ہونے کے لیے جتنی محنت درکار ہو، وہ حاصل ہو۔

(البدائع والصنائع، کتاب الصوم، جلد دوم، صفحہ نمبر ۱۰۷، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

18 شعبان المعظم 1446ھ/17 فروری 2025ء

غسل فرض ہونے کی صورت میں روزہ رکھنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کسی پر غسل فرض ہو اور وہ نہائے بغیر روزہ رکھ لے پھر سارا دن ایسے ہی گزار دے تو کیا روزہ ہو جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر کسی پر غسل فرض ہو تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے کیونکہ طہارت روزے کے لئے شرط نہیں اور پھر بغیر نہائے سارا دن گزار دینا کہ نمازیں بھی ادا نہ کیں تو یہ سخت ناجائز و حرام اور رمضان میں تو سخت تر سخت ہے لہذا بروقت غسل کی ترکیب کیجائے کہ کوئی بھی نماز نہ قضاء ہونے پائے۔

فتاوی رضویہ میں امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

”وہ شخص نمازیں عمداً کھونے کے سبب سخت کبائر کا مرتکب اور عذاب جہنم کا مستوجب ہوا مگر اس سے روزے پر کوئی نقص و خلل نہ آیا کہ طہارت باجماع ائمہ اربعہ شرط صوم نہیں۔“

(فتاوی رضویہ، جلد ۱۰، صفحہ نمبر ۵۶۱، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

19 شعبان المعظم 1446ھ/18 فروری 2025ء

روزے کی حالت میں تیل لگانا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا روزے کی حالت میں سر میں تیل لگانے یا جسم پر تیل کا مساج کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سر میں تیل لگانے یا جسم پر تیل کی مالش کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا اگرچہ سر میں تیل لگانے کیوجہ سے حلق میں ذائقہ ہی کیوں نہ محسوس ہو۔

الجوہرالنیرہ میں ہے:

(قوله أو أدهن لم يفطر) سواء وجد طعم الدهن في حلقه، ترجمہ: تیل لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا چاہے حلق میں تیل کا ذائقہ ہی کیوں نہ محسوس ہو۔ (الجوہرالنیرہ، کتاب الصوم، جلد اول، صفحہ نمبر ۱۳۹، التراث)

بہار شریعت میں ہے:

بھری سنگی لگوائی یا تیل یا سرمہ لگایا تو روزہ نہ گیا، اگرچہ تیل یا سرمہ کا مزہ حلق میں محسوس ہوتا ہو۔

(بہار شریعت، جلد اول، صفحہ نمبر ۹۸۲، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

19 شعبان المعظم 1446ھ/18 فروری 2025ء

سحری کا ٹائم ختم ہوجانے کے بعد کھانے سے روزے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی یہ سمجھ کر سحری میں کھاتا رہا کہ ابھی سحری کا ٹائم ہے لیکن بعد میں پتہ چلا کہ سحری کا ٹائم تو ختم ہو چکا تھا کیا اس صورت میں روزہ ہو گیا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں روزہ صحیح نہیں ہو گا کیونکہ سحری کا ٹائم ختم ہونے کے بعد نہیں کھا سکتے لہذا اس روزے کی قضا کرنا ہو گی، اس پر کفارہ نہیں۔

الجوہر النیرہ میں ہے:

(قولہ ومن تسحر وھو یظن أن الفجر لم یطلع أو أفطر وھو یری أن الشمس قد غربت ثم تبین أن الفجر قد طلع أو أن الشمس لم تغرب قضی ذلک الیوم ولا کفارۃ علیہ)، ترجمہ: جس نے سحری کی اس گمان میں کہ فجر طلوع نہیں ہوئی، یا افطار کیا اس خیال میں کہ سورج غروب ہو چکا ہے، پھر بعد میں معلوم ہوا کہ فجر طلوع ہو چکی تھی یا سورج غروب نہیں ہوا تھا، تو اس پر اس دن کی قضا لازم ہے، لیکن کفارہ نہیں۔

(الجوہر النیرہ، کتاب الصوم، جلد اول، صفحہ نمبر ۱۴۴، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

19 شعبان المعظم 1446ھ/18 فروری 2025ء

حالت روزہ میں بھول کر کھانے والے کو روزہ یاد دلانا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ میرے ابو کافی ضعیف ہیں لیکن وہ رمضان کے روزے نہیں چھوڑتے اور ان کو بھولنے کا بھی مرض ہے تو کبھی وہ بھول جاتے ہیں کہ وہ روزے سے ہیں اور کھانا شروع کر دیتے ہیں تو کیا ان کو بتانا ضروری ہے کہ وہ روزے سے ہیں تا کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

اگر تو آپ کو لگتا ہے کہ آپ کے ابو روزہ مکمل کر لیں گے تو پھر یاد دلانا ہوگا، اس صورت میں نہ بتانا مکروہ ہے اور اگر ان کی ایسی حالت ہے کہ ضعف کی وجہ سے روزہ مکمل کرنا مشکل ہو جائے گا تو اب کھا لینے دینا چاہئے اور ان کا روزہ فاسد نہیں ہو گا کیونکہ وہ بھولے سے کھا رہے ہیں۔

فتاوی عالمگیری میں ہے: رجل نظر إلى صائم يأكل ناسيا إن رأى فيه قوة يمكنه أن يتم الصوم إلى الليل فالمختار أنه يكره أن لا يذكره، وإن كان يضعف في الصوم بأن كان شيخا كبيرا يسعه أن لا يخبره كذا في الظهيرية في فصل الأعذار المبيحة،

ترجمہ: ”اگر کسی شخص نے روزے دار کو بھول کر کھاتے ہوئے دیکھا، اور وہ اتنی قوت رکھتا ہو کہ روزہ مکمل کر سکے، تو مختار قول یہ ہے کہ اسے نہ بتانا مکروہ ہے۔ لیکن اگر وہ ایسا شخص ہو جو روزہ رکھنے میں کمزور پڑ جائے، جیسے کوئی بوڑھا آدمی، تو اسے نہ بتانے کی گنجائش ہے۔ یہی بات الظہیریہ میں فصل الأعذار المبیحۃ کے تحت مذکور ہے۔“ (فتاوی عالمگیری، کتاب الصوم، جلد اول، صفحہ نمبر ۲۰۲، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

20 شعبان المعظم 1446ھ/19 فروری 2025ء

روزے کی حالت میں آنکھ میں دوا ڈالنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ روزے کی حالت میں آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ فاسد ہو گا یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوہاب اللھم ہدایۃ الحق و الصواب

علمائے متاخرین کی تحقیق کے مطابق آنکھ سے پیٹ کی طرف منفذ ہے لہذا آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ فاسد ہو جائے گا کیونکہ اصول یہ ہے کہ جو دوا بھی پیٹ تک پہنچائی جائے اگر وہ مائع (Liquid) چیز ہو تو عادۃ پیٹ تک پہنچ جانے کا حکم لگایا جاتا ہے جس سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر وہ دوا خشک ہو تو جب تک حقیقتا پیٹ تک نہ پہنچے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

ردالمحتار میں ہے: (قوله: فوصل الدواء حقيقة) أشار إلى أن ما وقع في ظاهر الرواية من تقييد الإفساد بالدواء الرطب مبني على العادة من أنه يصل وإلا فالمعتبر حقيقة الوصول، حتى لو علم وصول اليابس أفسد أو عدم وصول الطري لم يفسد وإنما الخلاف إذا لم يعلم يقينا فأفسد بالطري حكما بالوصول نظرا إلى العادة. ترجمہ: (ان کے قول "پس دوا حقیقت میں پہنچ جائے" کا مطلب) اس طرف اشارہ ہے کہ جو بات ظاہر الروایہ میں آئی ہے کہ روزہ فاسد ہونے کو تر دوا کے پہنچنے کے ساتھ مقید کیا گیا ہے، وہ عادت پر مبنی ہے، کیونکہ تر دوا عام طور پر اندر پہنچ جاتی ہے۔ لیکن اصل اعتبار حقیقت میں دوا کے پہنچنے کا ہے، چنانچہ اگر یقین ہو کہ خشک دوا اندر پہنچ گئی ہے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، اور اگر تر دوا نہ پہنچی ہو تو روزہ فاسد نہیں ہو گا۔ البتہ جب یقین نہ ہو تو تر دوا کے ذریعے روزہ فاسد ہونے کا حکم دیا گیا ہے، کیونکہ عادت کے مطابق وہ اندر پہنچ جاتی ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الصوم، جلد دوم، صفحہ نمبر ۴۰۲، التراث)

والله اعلم عزوجل ورسوله اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ
ابوالامین محمد مبین اخترمدنی

20 شعبان المعظم 1446ھ/19 فروری 2025ء

بواسیر کی دوا لینے سے روزے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مجھے بواسیر ہے اور بعض دفعہ دوا پچھلے مقام سے ڈالنی پڑتی ہے اور کبھی کبھار ڈاکٹر پچھلے مقام سے کیمرہ ڈال کر چیک اپ کرتے ہیں اور کیمرے پر ترمیڈیشن بھی لگی ہوتی کیا اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

مذکورہ دونوں صورتوں میں روزہ ٹوٹ جائے گا کیونکہ پچھلے مقام سے دوا یا کوئی بھی تر چیز داخل کیجائے چاہے وہ کسی بھی آلہ سے داخل کریں تو وہ پیٹ میں پہنچ جاتی ہے جس کیوجہ سے روزہ فاسد ہو جائے گا اور اس روزہ کی قضا کرنا ہوگی۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

ولو أدخل أصبعه في استه أو المرأة في فرجها لا يفسد، وهو المختار إلا إذا كانت مبتلة بالماء أو الدهن فحينئذ يفسد لوصول الماء أو الدهن هكذا في الظهيرية،

ترجمہ: ''اگر کسی نے اپنی انگلی کو پچھلے مقام میں داخل کیا یا عورت نے اپنے فرج میں، تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، اور یہ مختار قول ہے، سوائے اس صورت کے جب وہ (انگلی یا کوئی آلہ) نم ہو یا تیل سے تر ہوں، کیونکہ اس صورت میں پانی یا تیل کے پہنچنے کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ یہی بات الظہیریہ میں ذکر کی گئی ہے۔''

(فتاوی عالمگیری، کتاب الصوم، جلد اول، صفحہ نمبر ۲۰۴، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالامین محمد مبین اخترمدنی

20 شعبان المعظم 1446ھ/19 فروری 2025ء

روزے کی حالت میں انجکشن لگوانا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا انجکشن لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

انجکشن لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا چاہے انجکشن گوشت میں لگے یا رگوں میں کیونکہ روزہ اس وقت ٹوٹتا ہے جب کسی منفذ کے ذریعے پیٹ تک کوئی چیز پہنچائی جائے جبکہ انجکشن مسام یا رگ میں لگتا ہے جو کہ منفذ نہیں۔

فتاوی فیض الرسول میں ہے:

تحقیق یہ ہے کہ انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا چاہے رگ میں لگایا جائے چاہے گوشت میں۔ کیونکہ اس کے بارے میں ضابطہ کلیہ یہ ہے کہ جماع اور اس کے ملحقات کے علاوہ روزہ کو توڑنے والی وہ دوا اور غذا ہے جو مسامات اور رگوں کے علاوہ کسی منفذ سے صرف دماغ یا پیٹ میں پہنچے۔

(فتاوی فیض الرسول، کتاب الصوم، صفحہ نمبر ۵۱۷)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

20 شعبان المعظم 1446ھ/19 فروری 2025ء

روزے میں بلڈ ٹیسٹ کے لئے خون نکلوانا کیسا

سوال: کیا روزے کی حالت میں بلڈ ٹیسٹ کے لئے خون نکلوانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

روزے کی حالت میں بلڈ ٹیسٹ کے لئے خون نکلوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ روزہ ان چیزوں سے ٹوٹتا ہے جو اندر داخل ہوں، نہ کہ ان چیزوں سے جو باہر نکلیں۔

البدائع والصنائع میں ہے:

لأن فساد الصوم متعلق بالدخول شرعا, قال النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: «الفطر مما يدخل, والوضوء مما يخرج, ترجمہ: کیونکہ شرعاً روزے کا فساد (ٹوٹنا) کسی چیز کے اندر داخل ہونے سے متعلق ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "روزہ ان چیزوں سے ٹوٹتا ہے جو اندر داخل ہوں، اور وضو ان چیزوں سے لازم آتا ہے جو باہر نکلیں۔ (البدائع والصنائع، کتاب الصوم، جلد دوم، صفحہ نمبر ۹۲، التراث)

عنایہ شرح ہدایہ میں ہے:

فإن الفطر مما يدخل لا مما يخرج, ترجمہ، بے شک روزہ ان چیزوں سے ٹوٹتا ہے جو اندر داخل ہوں، نہ کہ ان چیزوں سے جو باہر نکلیں۔

(عنایہ، کتاب الصوم، جلد دوم، صفحہ نمبر ۳۲۸، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

20 شعبان المعظم 1446ھ/19 فروری 2025ء

روزے میں غسل کرتے کلی اور ناک میں پانی ڈالنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ روزے کی حالت میں غسل فرض ہو تو کیا کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

روزے کی حالت میں ناک کے نرم حصے تک پانی چڑھانے اور کلی کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا اور غسل فرض ہونے کی صورت میں غسل کے تینوں فرض ادا کرنا ضروری ہے البتہ روزے کی حالت میں غرغرہ کرنا اور ناک کی نرم ہڈی سے اوپر پانی چڑھانا منع ہے کہ اس سے حلق سے نیچے پانی اتر جانے کی صورت میں روزہ فاسد ہونے کا اندیشہ ہے۔

در مختار میں ہے:

والمبالغۃ فیھما بالغرغرۃ، ومجاوزۃ المارن (لغیر الصائم) لاحتمال الفساد، ترجمہ: کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا غرغرہ کرنا کے ساتھ اور ناک میں پانی کو نرم ہڈی سے آگے لے جانے کے ساتھ، (مگر روزہ دار کے لیے یہ حکم نہیں) کیونکہ اس میں روزہ ٹوٹنے کا امکان ہے۔ (در مختار، کتاب الطھارۃ، صفحہ نمبر ۲۲، التراث)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

26 شعبان المعظم 1446ھ / 25 فروری 2025ء

روزے کی حالت میں آنکھوں میں لینس لگانا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا روزے کی حالت میں آنکھوں میں لینس لگانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

روزے کی حالت میں آنکھوں میں لینس لگانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا کیونکہ موجودہ دور کے جمہور علمائے کرام کے نزدیک آنکھ اور پیٹ کے درمیان منفذ (یعنی راستہ) ہے اور لینس لگاتے وقت ان کو پانی یا کسی لیکوئیڈ میں بھگویا جاتا ہے جو آنکھ کے راستے سے پیٹ میں چلا جاتا ہے اور اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ کوئی چیز منفذ کے ذریعے پیٹ تک پہنچائی جاتے تو روزہ فاسد ہو جائے گا لہذا اگر کوئی لینس لگانے کا عادی ہے تو سحری کے وقت لگا لے یا پھر افطار کے بعد اور حالت روزہ میں نہیں لگا سکتا۔

النھر الفائق میں ہے:

والمفطر إنما ھو الداخل من المنافذ للاتفاق، یعنی، علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ منافذ کے ذریعے کسی چیز کے داخل کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(النھر الفائق، کتاب الصوم، جلد دوم، صفحہ نمبر ۱۷، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالامین محمد مبین اخترمدنی

26شعبان المعظم 1446ھ/25فروری 2025ء

روزے کی حالت میں تھوک یا بلغم نگلنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ روزے کی حالت میں منہ میں تھوک یا گلے میں بلغم جمع ہو جاتا ہے تو کیا ان کو نگلنے سے روزہ فاسد ہو جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

روزے کی حالت میں تھوک اور بلغم منہ ہی میں ہوں تو ان کو نگلنے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا البتہ خود سے منہ میں تھوک جمع کر لے پھر اس کو نگلنا مکروہ ہے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

ویکرہ للصائم أن یجمع ریقه في فمه ثم یبتلعه کذا في الظھیریة. ترجمہ: اور روزے دار کے لیے یہ مکروہ ہے کہ وہ اپنے تھوک کو منہ میں جمع کرے پھر اسے نگل لے، اسی طرح "الظہیریہ" میں ہے۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب الصوم، جلد اول، صفحہ نمبر ۱۹۹، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

26 شعبان المعظم 1446ھ/25 فروری 2025ء

قضاء کے ہوتے ہوئے نفلی روزے رکھنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جس پر رمضان کے روزوں کی قضا ہو کیا وہ رجب، شعبان وغیرہ میں نفلی روزے رکھ سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

رمضان کے فرض روزوں کی قضا ذمہ ہوئے ہوئے اگر کوئی نفلی روزے رکھتا ہے تو یہ درست ہے البتہ بہتر یہ ہے کہ نفلی کی بجائے قضاء روزوں کو رکھ کیا جائے تاکہ ان کی قضاء جلد از جلد ذمہ سے ساقط ہو جائے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

ولا یکرہ صوم التطوع لمن علیہ قضاء رمضان کذا في معراج الدرایۃ. ترجمہ: اور جس پر رمضان کے روزوں کی قضا ہو، اس کے لیے نفل روزہ رکھنا مکروہ نہیں، اسی طرح "معراج الدرایہ" میں ہے۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب الصوم، جلد اول، صفحہ نمبر ۲۰۱، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

26 شعبان المعظم 1446ھ/25 فروری 2025ء

روزے میں مریض کا انہیلر کو استعمال کرنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ روزے کی حالت میں سانسوں کو بحال کرنے کے لئے انہیلر استعمال کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

روزے کی حالت میں انہیلر استعمال کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا کیونکہ انہیلر کے اندر موجود کیمیکلز اور لیکوئیڈ گلے کے ذریعے مریض کے پھیپڑوں میں چلے جاتے ہیں جس سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔

النھر الفائق میں ہے:

والمفطر إنما ھو الداخل من المنافذ للاتفاق، یعنی، علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ منافذ کے ذریعے کسی چیز کے داخل کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (النھر الفائق، کتاب الصوم، جلد دوم، صفحہ نمبر ۱۷، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

ابوالامین محمد مبین اخترمدنی

26 شعبان المعظم 1446ھ/25 فروری 2025ء

روزے کی حالت میں VITAMIN B12 انجکشن لگوانا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ روزے کی حالت میں Vitamin B12 انجکشن لگانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

روزے کی حالت میں vitamin B12 انجکشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا کیونکہ اصول یہ ہے کہ روزہ اس وقت ٹوٹے گا جب کوئی دوا یا غذا مسامات اور رگوں کے علاوہ کسی منفذ سے دماغ یا پیٹ میں پہنچائی جائے۔

فتاوی فیض الرسول میں ہے:

تحقیق یہ ہے کہ انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا چاہے رگ میں لگایا جائے چاہے گوشت میں۔ کیونکہ اس کے بارے میں ضابطہ کلیہ یہ ہے کہ جماع اور اس کے ملحقات کے علاوہ روزہ کو توڑنے والی وہ دوا اور غذا ہے جو مسامات اور رگوں کے علاوہ کسی منفذ سے صرف دماغ یا پیٹ میں پہنچے۔ (فتاوی فیض الرسول، کتاب الصوم، صفحہ نمبر ۵۱۷)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

ابوالامین محمد مبین اخترمدنی

یکم رمضان المبارک 1446ھ/2 مارچ 2025ء

روزے کی حالت میں LIPSTICK لگانا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا روزے کی حالت میں ہونٹوں پر لپسٹک لگانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

روزے کی حالت میں لپسٹک لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا البتہ اگر کسی عورت کو ہونٹوں پر زبان پھیرنے کی عادت ہو تو وہ روزے کی حالت میں لپسٹک لگانے سے پرہیز کریں کہ زبان پھیرنے سے لپسٹک کا کوئی جز حلق سے نیچے چلا گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

النھر الفائق میں ہے:

والمفطر إنما ھو الداخل من المنافذ للاتفاق، یعنی، علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ منافذ کے ذریعے کسی چیز کے داخل کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(النھر الفائق، کتاب الصوم، جلد دوم، صفحہ نمبر ۱۷، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

یکم رمضان المبارک 1446ھ/2مارچ 2025ء

روزے میں عورتوں کا میک اپ کرنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا روزے کی حالت میں عورتیں میک اپ کر سکتی ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

روزے کی حالت میں میک اپ کرنا جائز ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ روزہ تب ٹوٹتا ہے جب منفذ کے ذریعے کوئی چیز دماغ یا پیٹ میں داخل کی جائے اور میک اپ کرنے میں ایسی کوئی چیز منفذ کے ذریعے داخل نہیں کی جاتی۔

فتاوی فیض الرسول میں ہے:

اس کے بارے میں ضابطہ کلیہ یہ ہے کہ جماع اور اس کے ملحقات کے علاوہ روزہ کو توڑنے والی وہ دوا اور غذا ہے جو مسامات اور رگوں کے علاوہ کسی منفذ سے صرف دماغ یا پیٹ میں پہنچے۔

(فتاوی فیض الرسول، کتاب الصوم، صفحہ نمبر ۵۱۷)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

ابوالامین محمد مبین اخترمدنی

یکم رمضان المبارک 1446ھ/2مارچ 2025ء

روزے کی حالت میں بھاپ لینا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کسی کو کھانسی تنگ کر رہی ہو تو کیا وہ روزے کی حالت میں بھاپ لے سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

روزے کی حالت میں بھاپ لینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا کیونکہ حلق سے جو چیز بھی پیٹ میں داخل کی جائے وہ روزے کو فاسد کر دے گی چاہے وہ کھانا ہو یا دھواں۔

درر الحکام میں ہے:

إذا أدخل الدخان حلقه فسد صومه أي دخان كان حتى إن من تبخر ببخور فآواه إلى نفسه واشتم دخانه فأدخله حلقه ذاكرا الصومه أفطر، ترجمہ: اگر کسی نے دھواں اپنے حلق میں داخل کر لیا تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا، چاہے وہ کسی بھی قسم کا دھواں ہو۔ یہاں تک کہ اگر کوئی بخور (لوبان) جلائے اور خود کو اس کے دھویں میں رکھے اور اسے سونگھے، پھر روزہ یاد ہونے کی حالت میں اس کا دھواں اپنے حلق میں داخل کر لے، تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(درر الحکام، کتاب الصوم، جلد اول، صفحہ نمبر ۲۰۲، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

یکم رمضان المبارک 1446ھ/2 مارچ 2025ء

روزے کی حالت داڑھ نکلوانا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا روزے کی حالت میں داڑھ نکلوانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

روزے کی حالت میں داڑھ نکلوانے سے روزہ تو نہیں ٹوٹتا البتہ اگر اس دوران خون نکلا اور وہ خون تھوک پر غالب تھا جو حلق سے نیچے اتر گیا یا داڑھ نکالتے ہوئے دوا لگائی جس کے اجزاء حلق سے نیچے اتر گئے تو اب روزہ فاسد ہو جائے گا لہذا روزے کی حالت میں داڑھ نکلوانے سے بچنا چاہئے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

إذا خرج من الأسنان ودخل حلقه إن كانت الغلبة للبزاق لا يضره, وإن كانت الغلبة للدم يفسد صومه, وإن كانا سواء أفسد أيضا استحسانا. ترجمہ: اگر دانتوں سے نکلنے والا مواد حلق میں داخل ہو جائے اور اس میں تھوک کی مقدار غالب ہو، تو روزے کو نقصان نہیں پہنچے گا۔ لیکن اگر خون کی مقدار زیادہ ہو، تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ اور اگر خون اور تھوک برابر ہوں، تب بھی استحساناً روزہ فاسد ہو جائے گا۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الصوم، جلد اول، صفحہ نمبر ۲۰۳، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابوالامین محمد مبین اخترمدنی

یکم رمضان المبارک 1446ھ/2مارچ 2025ء

روزے میں دانت سے ناخن کاٹنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بعض لوگوں کو دانتوں سے ناخن کاٹنے کی عادت ہوتی ہے اور روزے کی حال میں اگر کسی نے دانت سے ناخن کاٹا اور وہ حلق سے نیچے اتر گیا تو کیا روزہ فاسد ہو جائے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

روزے کی حالت میں دانتوں سے ناخن کاٹا اور حلق سے نیچے چلا گیا اگر اس وقت روزے دار ہونا یاد تھا تو روزہ فاسد ہو گیا اور اس کی قضاء لازم ہو گی۔

نوٹ: دانتوں سے ناخن کاٹنا اچھی عادت نہیں اس سے برص کی بیماری ہو جانے کا اندیشہ ہے لہذا بچنا چاہئے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

وإذا ابتلع ما لا يتغذى به، ولا يتداوى به عادة كالحجر والتراب لا يوجب الكفارة كذا في التبيين، ولو ابتلع حصاة أو نواة أو حجرا أو مدرا أو قطنا أو حشيشا أو كاغدة فعليه القضاء.

ترجمہ: اگر کسی نے ایسی چیز نگل لی جو نہ عام طور پر کھانے کے قابل ہو اور نہ علاج کے لیے استعمال کی جاتی ہو، جیسے پتھر یا مٹی، تو اس پر کفارہ لازم نہیں آئے گا۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الصوم، جلد اول، صفحہ نمبر ۲۰۲، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالامین محمد مبین اخترمدنی

یکم رمضان المبارک 1446ھ/2مارچ 2025ء

روزے کی حالت میں ناک یا گلے پر بام لگانا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ روزے کی حالت میں ناک بند ہو یا گلہ خراب ہو تو کیا بام لگانے سے روزہ فاسد ہو جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

روزے کی حالت میں بام لگانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، چاہے ناک پر لگائی جائے یا گلے پر یا جسم کے کسی اور حصے پر کیونکہ جسم کے باہری حصے پر بام لگانا تیل لگانے کے حکم میں ہے کہ جس طرح تیل لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، بام لگانے سے بھی نہیں ٹوٹے گا۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

و ما یدخل من مسام البدن من الدھن لا یفطر ھکذا في شرح المجمع. ترجمہ: اور جو تیل جسم کے مسام (روم چھیدوں) کے ذریعے داخل ہو، اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، جیسا کہ شرح المجمع میں بیان کیا گیا ہے۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب الصوم، جلد اول، صفحہ نمبر ۲۰۳، التراث)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

یکم رمضان المبارک 1446ھ/2 مارچ 2025ء

روزے کی حالت میں کھٹی ڈکار آنے سے روزے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ روزے کی حالت میں کھٹی ڈکار آئے جس کی وجہ سے حلق میں کھڑواہٹ اور کچھ پانی محسوس ہو جو حلق سے نیچے اتر جائے تو کیا اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

روزے کی حالت میں کھٹی ڈکار آنے کیوجہ سے جو حلق میں پانی محسوس ہوا تو اس کا حکم قے والا ہے کہ جس طرح منہ بھر سے کم قے اگر حلق سے نیچے اتر جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا اسی طرح اس ڈکار والے تھوڑے سے پانی کے حلق سے نیچے اتر جانے کیوجہ سے بھی روزہ فاسد نہیں ہو گا۔

بہار شریعت میں ہے:

”قصداً بھر مونھ قے کی اور روزہ دار ہونا یاد ہے تو مطلقاً روزہ جاتا رہا اور اس سے کم کی تو نہیں اور بلا اختیار قے ہو گئی تو بھر مونھ ہے یا نہیں اور بہر تقدیر وہ لوٹ کر حلق میں چلی گئی یا اُس نے خود لوٹائی یا نہ لوٹی، نہ لوٹائی تو اگر بھر مونھ نہ ہو تو روزہ نہ گیا، اگرچہ لوٹ گئی یا اُس نے خود لوٹائی اور بھر مونھ ہے اور اُس نے لوٹائی، اگرچہ اس میں سے صرف چنے برابر حلق سے اتری تو روزہ جاتا رہا ورنہ نہیں۔ قے کے یہ احکام اُس وقت ہیں کہ قے میں کھانا آئے یا صفرا یا خون اور بلغم آیا تو مطلقاً روزہ نہ ٹوٹا۔“

(بہار شریعت، جلد اول، صفحہ نمبر ۹۸۸، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

یکم رمضان المبارک 1446ھ/2 مارچ 2025ء

رمضان کے چند قضاء روزوں کی نیت کیسے کی جائے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر رمضان کے کچھ روزے قضاء ہو گئے تو ان کی قضاء کرتے وقت نیت کیسے کی جائے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر کسی پر رمضان کے کچھ روزے قضاء ہوں تو بہتر ہے کہ وہ قضاء کرتے وقت پہلے روزے کو متعین کرے مثلاً یوں نیت کرے کہ میں رمضان کے قضاء روزوں میں سے پہلے قضاء روزے کی نیت کرتا ہوں، اگر متعین نہ کیا پھر بھی قضاء روزہ صرف نیت قضاء سے بھی ہو جائے گا۔

فتاوی ہندیہ میں ہے: إذا وجب عليه قضاء يومين من رمضان واحد ينبغي أن ينوي أول يوم وجب عليه قضاؤه من هذا الرمضان، وإن لم يعين الأول يجوز، وكذا لو كان عليه قضاء يومين من رمضانين هو المختار، ولو نوى القضاء لا غير يجوز، وإن لم يعين كذا في الخلاصة. ترجمہ: اگر کسی پر ایک ہی رمضان کے دو روزوں کی قضا واجب ہو، تو اسے چاہیے کہ پہلے دن یہ نیت کرے کہ یہ اسی رمضان کے سب سے پہلے واجب ہونے والے روزے کی قضا ہے۔ اور اگر پہلے روزے کو متعین نہ کرے تو بھی جائز ہے۔ اسی طرح، اگر کسی پر دو مختلف رمضان کے روزوں کی قضا ہو، تو بھی یہی حکم ہے، اور یہی راجح قول ہے۔ اگر وہ صرف قضا کی نیت کرے اور کسی مخصوص دن کو متعین نہ کرے، تب بھی یہ درست ہو گا، جیسا کہ الخلاصۃ میں بیان کیا گیا ہے۔

(فتاوی ہندیہ، کتاب الصوم، جلد اول، صفحہ نمبر ۱۹۶، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

یکم رمضان المبارک 1446ھ/2 مارچ 2025ء

روزے میں ENDOSCOPY کروانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ روزے کی حالت میں انڈوسکوپی (Endoscopy) سے روزہ ٹوٹنے کی وجہ کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

روزے کی حالت میں انڈوسکوپی سے روزہ اس لئے ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ اس میں ایک پائپ پر xylocien وغیرہ لیکوڈ لگا کر منہ کے راستے سے اس کو معدے میں داخل کیا جاتا ہے تو لیکوڈ معدے میں چلے جانے کیوجہ سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔

البدائع والصنائع میں ہے:

وما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ عن المخارق الأصلية كالأنف والأذن والدبر بأن استعط أو احتقن فوصل إلى الجوف أو إلى الدماغ فسد صومه ترجمہ: اگر کوئی چیز ناک، کان، یا مقعد جیسے قدرتی راستوں سے دماغ یا معدے تک پہنچے مثلاً ناک میں دوا ڈالنا، مقعد میں انیما لگانا، اور وہ معدے یا دماغ تک پہنچ جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(البدائع والصنائع، کتاب الصوم، جلد دوم، صفحہ نمبر ۹۳، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالامین محمد مبین اخترمدنی

04 رمضان المبارک 1446ھ / 5 مارچ 2025ء

روزے کی حالت میں آکسیجن ماسک لگانے سے روزے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ روزے کی حالت میں آکسیجن ماسک لگانے سے کیا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

روزے کی حالت میں آکسیجن ماسک لگانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا کیونکہ اس آکسیجن کے ذریعے اس کے پائپ میں موجود لیکوڈ کے ذرات حلق کے ذریعے پیٹ میں چلے جاتے ہیں اور جو چیز کسی منفذ اصلی سے گزار کر پیٹ میں پہنچائی جائے اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔

البدائع والصنائع میں ہے:

وما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ عن المخارق الأصلية كالأنف والأذن والدبر بأن استعط أو احتقن فوصل إلى الجوف أو إلى الدماغ فسد صومه، ترجمہ: اگر کوئی چیز ناک، کان، یا مقعد جیسے قدرتی راستوں سے دماغ یا معدے تک پہنچے مثلاً ناک میں دوا ڈالنا، مقعد میں انیما لگانا، اور وہ معدے یا دماغ تک پہنچ جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(البدائع والصنائع، کتاب الصوم، جلد دوم، صفحہ نمبر ۹۳، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

04 رمضان المبارک 1446ھ / 5 مارچ 2025ء

روزے میں نہاتے آنکھوں میں شیمپو یا صابن چلے جانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ روزے کی حالت میں نہاتے ہوئے بے احتیاطی سے آنکھوں میں صابن یا شیمپو چلا جائے تو کیا اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

نہانے کے دوران شیمپو یا صابن آنکھ میں چلا جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ عام طور پر جان بوجھ کر کوئی بھی آنکھوں میں نہیں ڈالتا اور اس سے بچنا بھی مشکل ہے لہذا اس کا حکم اس مکھی یا غبار والا ہے جو خود بخود اڑ کر حلق میں چلی جائے اور اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

بہار شریعت میں ہے:

مکھی یا دھواں یا غبار حلق میں جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ خواہ وہ غبار آٹے کا ہو کہ چکی پیسنے یا چھاننے میں اڑتا ہے یا غلہ کا غبار ہو یا ہوا سے خاک اُڑی یا جانوروں کے کھر یا ٹاپ سے غبار اڑ کر حلق میں پہنچا، اگرچہ روزہ دار ہونا یاد تھا۔

(بہار شریعت، جلد اول، حصہ ۵، صفحہ نمبر ۹۸۲، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

04 رمضان المبارک 1446ھ/5 مارچ 2025ء

روزے میں ویجائنل ایگزامینیشن کروانا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا روزے کی حالت میں vaginal examination سے روزہ ٹوٹ جائے کیونکہ اس معائنہ کے دوران لبریکینٹ کا استعمال کیا جاتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

روزے کی حالت میں vaginal examination سے روزہ فاسد ہو جائے گا کیونکہ اس میں ایک مخصوص آلہ (speculum) وغیرہ پر لبریکینٹ وغیرہ لیکوڈ لگا کر معائنہ کیا جاتا ہے اور عورت کے فرج سے پیٹ تک منفذ موجود ہے جو لیکوڈ کے داخل کرنے کیوجہ سے روزے کو فاسد کر دے گا۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

ولو أدخل أصبعه في استه أو المرأة في فرجها لا يفسد، وهو المختار إلا إذا كانت مبتلة بالماء أو الدهن فحينئذ يفسد لوصول الماء أو الدهن هكذا في الظهيرية. ترجمہ: اگر کوئی شخص اپنی انگلی اپنی مقعد میں داخل کرے یا عورت اپنی شرمگاہ میں داخل کرے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا، اور یہی مختار قول ہے۔ البتہ اگر انگلی پانی یا تیل سے تر ہو تو اس صورت میں روزہ فاسد ہو جاتا ہے کیونکہ پانی یا تیل اندر پہنچ جاتا ہے۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الصوم، جلد اول، صفحہ نمبر ۲۰۴، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

04 رمضان المبارک 1446ھ / 5 مارچ 2025ء

روزے کی حالت میں RADIOTHERAPY کروانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا radiotherapy کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے کہ یہ کافی تکلیف دہ مرحلہ ہوتا ہے اور اس دوران شعاعوں کا ذائقہ گلے میں محسوس ہوتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

روزے کی حالت میں radiotherapy کروانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ اس کا ذائقہ گلے میں محسوس ہو کیونکہ اس میں آئنائزنگ شعاعیں مساموں کے ذریعے گلے میں داخل ہوتی ہیں لہذا اس کا حکم مساموں کے ذریعے تیل جسم میں داخل کرنے کی طرح ہے جس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

وما یدخل من مسام البدن من الدھن لا یفطر ھکذا في شرح المجمع. ترجمہ: اور جو تیل جسم کے مسام (روم چھیدوں) کے ذریعے داخل ہو، اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، جیساکہ شرح المجمع میں بیان کیا گیا ہے۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب الصوم، جلد اول، صفحہ نمبر ۲۰۳، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

04 رمضان المبارک 1446ھ/5 مارچ 2025ء

روزے میں HEMODIALYSIS کروانا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا روزے کی حالت میں ہیموڈائیلسس کروانے سے روزہ فاسد ہو جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

روزے کی حالت میں ہیموڈائیلسس کروانے سے روزہ فاسد نہیں ہو گا کیونکہ اس طبّی عمل میں جسم کی مخصوص جگہ مثلا بازو یا گردن کی خون کی نالی میں مخصوص قسم کی نلکی یا ٹیوب لگا کر خون کو نکالا جاتا ہے اور پھر یہ خون ایک مشین میں فلٹر کر کے اس کے اندر سے فاضل مادے اور اضافی پانی نکال کر پھر صاف خون واپس جسم میں پہنچا دیا جاتا ہے چونکہ یہ خون واپس جسم میں کسی منفذ اصلی سے نہیں گیا اس لئے روزہ فاسد نہیں ہو گا۔

فتاوی فیض الرسول میں ہے:

اس کے بارے میں ضابطہ کلیہ یہ ہے کہ جماع اور اس کے ملحقات کے علاوہ روزہ کو توڑنے والی وہ دوا اور غذا ہے جو مسامات اور رگوں کے علاوہ کسی منفذ سے صرف دماغ یا پیٹ میں پہنچے۔

(فتاوی فیض الرسول، کتاب الصوم، صفحہ نمبر ۵۱۷)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

12 رمضان المبارک 1446ھ/13 مارچ 2025ء

روزے میں HORMONAL THERAPY کروانا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا روزے کی حالت میں ہارمونل تھراپی کروانے سے روزہ فاسد ہو جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

ہارمونل تھراپی کے علاج کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں بعض دفعہ گولیاں کھلائی جاتی ہیں اور بعض دفعہ انجکشن یا کریم وغیرہ کے ذریعے علاج کیا جاتا ہے بہر حال اگر تو کوئی دوا منفذ اصلی یعنی منہ، ناک، شرمگاہ وغیرہ کے ذریعے پیٹ یا دماغ میں پہنچائی جائے تو پھر روزہ فاسد ہو جائے گا اور اگر انجکشن یا جسم پر کریم وغیرہ لگا کر یہ علاج کیا جائے تو پھر روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

البدائع والصنائع میں ہے:

وما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ عن المخارق الأصلية كالأنف والأذن والدبر بأن استعط أو احتقن فوصل إلى الجوف أو إلى الدماغ فسد صومه، ترجمہ: اگر کوئی چیز ناک، کان، یا مقعد جیسے قدرتی راستوں سے دماغ یا معدے تک پہنچے مثلاً ناک میں دوا ڈالنا، مقعد میں انیما لگانا، اور وہ معدے یا دماغ تک پہنچ جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(البدائع والصنائع، کتاب الصوم، جلد دوم، صفحہ نمبر ۹۳، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالامین محمد مبین اخترمدنی

12 رمضان المبارک 1446ھ/13 مارچ 2025ء

روزے کی حالت میں VENTILATOR استعمال کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا مریض کو وینٹی لیٹر پر ڈالنے کی وجہ سے روزہ فاسد ہو جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

وینٹی لیٹر کا حکم آکسیجن ماسک والا ہے کہ اگر اس میں ادویات ڈال کر ہوا مریض کے پھیپڑوں تک پہنچائی گئی تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور اگر صرف ہوا پہنچائی گئی اور اس میں کوئی بھی ادویات یا مادہ شامل نہیں تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا کیونکہ وینٹی لیٹر کا مقصد جب مریض سانس نہ لے سکے تو اس کے ذریعے جسم میں آکسیجن کی فراہمی اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج کو یقینی بنانا ہوتا ہے۔

ردالمحتار میں ہے: (قولہ: فوصل الدواء حقیقۃ) أشار إلی أن ما وقع في ظاھر الروایۃ من تقیید الإفساد بالدواء الرطب مبني علی العادۃ من أنہ یصل وإلا فالمعتبر حقیقۃ الوصول، حتی لو علم وصول الیابس أفسد أو عدم وصول الطري لم یفسد۔ ترجمہ: (ان کے قول "پس دوا حقیقت میں پہنچ جائے" کا مطلب) اس طرف اشارہ ہے کہ جو بات ظاہر الروایہ میں آئی ہے کہ روزہ فاسد ہونے کو تر دوا کے پہنچنے کے ساتھ مقید کیا گیا ہے، وہ عادت پر مبنی ہے، کیونکہ تر دوا عام طور پر اندر پہنچ جاتی ہے۔ لیکن اصل اعتبار حقیقت میں دوا کے پہنچنے کا ہے، چنانچہ اگر یقین ہو کہ خشک دوا اندر پہنچ گئی ہے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، اور اگر تر دوا نہ پہنچی ہو تو روزہ فاسد نہیں ہو گا۔

(ردالمحتار، کتاب الصوم، جلد دوم، صفحہ نمبر ۴۰۲، التراث)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

12 رمضان المبارک 1446ھ/13 مارچ 2025ء

روزے کی حالت میں آپریشن کیلئے مریض کو بے ہوش کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا روزے کے دوران ٹانگ کا آپریشن کرنے کے لئے مریض کو بے ہوش کرنے سے روزہ فاسد ہو جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اگر تو بے ہوش کرنے کے لئے کوئی میڈیسن کھلائی گئی یا کوئی چیز سونگھائی گئی تو پھر روزہ فاسد ہو جائے گا اور اگر بے ہوشی والا انجکشن لگایا گیا تو انجکشن سے روزہ فاسد نہیں ہو گا۔

فتاوی فیض الرسول میں ہے:

تحقیق یہ ہے کہ انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا چاہے رگ میں لگایا جائے چاہے گوشت میں۔ کیونکہ اس کے بارے میں ضابطہ کلیہ یہ ہے کہ جماع اور اس کے ملحقات کے علاوہ روزہ کو توڑنے والی وہ دوا اور غذا ہے جو مسامات اور رگوں کے علاوہ کسی منفذ سے صرف دماغ یا پیٹ میں پہنچے۔

(فتاوی فیض الرسول، کتاب الصوم، صفحہ نمبر ۵۱۷)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

12 رمضان المبارک 1446ھ/13 مارچ 2025ء

روزے کی حالت میں ECG یا EEG معائنہ کروانے سے روزے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا دل کے مریض کا روزے کی حالت میں دل کی ECG یا EEG کروانے سے روزہ فاسد ہو جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

روزے کی حالت میں دل کی ECG یا EEG کروانے سے روزہ فاسد نہیں ہو گا کیونکہ اس میں منفذ کے ذریعے جسم کے اندر کوئی دوا، پانی یا غذا داخل نہیں کی جاتی بلکہ ECG دل کی برقی سرگرمی کو، جبکہ EEG دماغ کی برقی لہروں کو ریکارڈ کرنے کا طریقہ ہے۔ ای سی جی میں سینے، بازو اور ٹانگوں پر سینسرز لگائے جاتے ہیں، جبکہ ای ای جی میں سر پر سینسرز لگا کر دماغی سرگرمی کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔

البدائع والصنائع میں ہے:

وما وصل إلی الجوف أو إلی الدماغ عن المخارق الأصلیة کالأنف والأذن والدبر بأن استعط أو احتقن فوصل إلی الجوف أو إلی الدماغ فسد صومه. ترجمہ: اگر کوئی چیز ناک، کان، یا مقعد جیسے قدرتی راستوں سے دماغ یا معدے تک پہنچے مثلاً ناک میں دوا ڈالنا، مقعد میں انیما لگانا، اور وہ معدے یا دماغ تک پہنچ جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(البدائع والصنائع، کتاب الصوم، جلد دوم، صفحہ نمبر ۹۳، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

12 رمضان المبارک 1446ھ/13 مارچ 2025ء

بھول کر عشاء بغیر وضو اور تراویح باوضو پڑھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نماز عشاء جماعت کے ساتھ پڑھنے کے بعد یاد آیا کہ وضو تھا ہی نہیں اور پھر وضو کر کے نماز تراویح اور وتر جماعت سے پڑھ لئے اور بعد میں عشاء کے فرض پڑھے کیا میری تراویح درست ہوگی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں نماز تراویح کا اعادہ کرنا لازمی ہے کیونکہ نماز تراویح کا ٹائم عشاء کے فرضوں کے بعد شروع ہوتا ہے اور جب فرض نماز ہی بغیر وضو کے ادا کرنے کی وجہ سے نہ ہوئی تو تراویح فرض نماز سے پہلے پڑھنے کی وجہ سے نہیں ہوگی لہذا اس تراویح کا اعادہ ضروری ہے البتہ وتر کا اعادہ ضروری نہیں۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

لو تبین أن العشاء صلاھا بلا طھارۃ دون التراویح والوتر أعاد التراویح مع العشاء دون الوتر، ترجمہ: اگر معلوم ہو کہ عشاء کی نماز بغیر طہارت کے پڑھی تھی، مگر تراویح اور وتر طہارت کے ساتھ ادا کیے تھے، تو عشاء کو دوبارہ پڑھنے کے ساتھ تراویح بھی دہرائی جائے گی، مگر وتر کو دوبارہ نہیں پڑھا جائے گا۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب الصلاۃ، جلد اول، صفحہ ۱۱۵، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

14رمضان1446ھ/15مارچ2025

تراویح کی نماز سحری تک موخر کرنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ میں ڈیکسی کرتا ہوں جس کی وجہ سے تراویح عشاء کے وقت نہیں پڑھ سکت تو کیا تراویح کی نماز سحری کے ٹائم پڑھی جاسکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مستحب یہ ہے کہ تراویح رات کے تہائی یا آدھے حصہ تک ادا کرلینی چاہئے لیکن اگر کوئی کسی مصروفیت کی بناء پر سحری تک تراویح کو مؤخر کرے تو بھی تراویح درست ہو جائے گی لیکن یاد رہے کہ عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا واجب ہے بلاوجہ جماعت چھوڑنا جائز نہیں۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

والمستحب تأخيرها إلى ثلث الليل أو نصفه واختلفوا في أدائها بعد النصف الأصح أنه لا يكره، ترجمہ: مستحب یہ ہے کہ تراویح کو رات کے پہلے تہائی یا آدھے حصے تک مؤخر کیا جائے، اور نصف رات کے بعد ادا کرنے کے بارے میں اختلاف ہے، مگر صحیح قول یہ ہے کہ مکروہ نہیں ہے۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب الصلوٰۃ، جلد اول، صفحہ نمبر ۱۱۵، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

14 رمضان 1446ھ/15 مارچ 2025

تھکاوٹ کی وجہ سے تراویح بیٹھ کر پڑھنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ تراویح پڑھتے ہوئے کچھ رکعتوں کے بعد تھکاوٹ ہو جاتی ہے تو کیا باقی رکعتیں بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سنت یہ ہے کہ تراویح کھڑے ہو کر پڑھی جائے لیکن اگر کسی نے تھکاوٹ وغیرہ کی وجہ سے بیٹھ کر نماز تراویح پڑھی تو یہ بلا کراہت جائز ہے کیونکہ یہ نفل عبادت ہے اور نفل نماز بیٹھ کر پڑھی جاسکتی ہے۔

البدائع والصنائع میں ہے:

ویجوز التراویح قاعدا من غیر عذر لأنه تطوع إلا أنه لا یستحب، لأنه خلاف السنة المتوارثة، ترجمہ: تراویح بغیر عذر بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے کیونکہ یہ نفل عبادت ہے، لیکن یہ مستحب نہیں ہے، کیونکہ یہ سنتِ متوارثہ (چلتی ہوئی سنت) کے خلاف ہے۔

(البدائع والصنائع، کتاب الصلاۃ، جلد اول، ۲۹۰، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

14 رمضان 1446ھ/15 مارچ 2025

تراویح چھوٹ جانیکوجہ اس کی قضا کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر تراویح کسی وجہ سے چھوٹ گئ تو کیا اگلے دن اس کی قضاء کرنی پڑھے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر تراویح کی نماز کسی وجہ سے چھوٹ گئ تو اگلے دن اس کی قضاء لازم نہیں جس طرح دیگر سنتیں اور نوافل چھوٹ جانے کیوجہ سے انکی قضاء لازم نہیں۔

البدائع والصنائع میں ہے:

والصحیح أنها لا تقضی، لأنها لیست بآکد من سنة المغرب والعشاء، وتلک لا تقضی فکذلک هذه. ترجمہ: اور صحیح قول یہ ہے کہ تراویح کی قضا نہیں کی جائے گی، کیونکہ یہ مغرب اور عشاء کی سنت سے زیادہ مؤکد نہیں ہے، اور جب ان سنتوں کی قضا نہیں کی جاتی، تو اسی طرح تراویح کی بھی قضا نہیں ہو گی۔

(البدائع والصنائع، کتاب الصلاہ، جلد اول، صفحہ نمبر ۲۹۰، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

14 رمضان 1446ھ/15 مارچ 2025

نابالغ حافظ کے پیچھے تراویح پڑھنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ آج کل بعض بچے نابالغی کی عمر ہی میں قرآن پاک حفظ کر لیتے ہیں تو کیا ان بچوں کے پیچھے نماز تراویح پڑھی جاسکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بالغ افراد کی نماز تراویح نابالغ کے پیچھے نہیں ہوتی کیونکہ وہ مکلف شرعی نہیں البتہ نابالغ، نابالغوں کی امامت کرواسکتا ہے۔

الجوہر النیرہ میں ہے:

وقال السرخسي الصحيح أنه لا يجوز؛ لأنه غير مخاطب كالمجنون وإن أم الصبي الصبيان جاز؛ لأنهم على مثل حاله، ترجمہ: امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: صحیح یہ ہے کہ نابالغ بچے کی امامت جائز نہیں، کیونکہ وہ مکلف (شرعی طور پر ذمہ دار) نہیں، جیسے کہ مجنون (پاگل)۔ البتہ اگر نابالغ بچہ نابالغ بچوں کی امامت کرے تو جائز ہے، کیونکہ وہ بھی اسی کی حالت میں ہیں۔ (الجوہر النیرہ، کتاب الصلاۃ، جلد اول، صفحہ نمبر ۹۹، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

14 رمضان 1446ھ/15 مارچ 2025

تین رکعت تراویح پڑھا دینے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ امام نے بھول کر دو کی بجائے تین رکعت تراویح پڑھا دی اور دوسری پر قعدہ بھی نہ کیا تو کیا یہ تین رکعتیں تراویح کی شمار ہوں گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

امام نے تین رکعت تراویح پڑھا دی اور دوسری رکعت کے بعد قعدہ بھی نہیں کیا تھا تو یہ نماز فاسد ہو گی اور اسی وقت دوبارہ سے یہ دو رکعت پڑھنی ہوں گی اور جو تلاوت قرآن کی تھی وہ بھی دوبارہ کرنی ہو گی۔

فتاوی عالمگیری میں ہے: ولو صلی التطوع ثلاث رکعات ولم یقعد علی رأس الرکعتین الأصح أنہ تفسد صلاتہ، ترجمہ: اگر کسی نے نفل نماز تین رکعات پڑھی اور دوسری رکعت کے اختتام پر قعدہ نہیں کیا، تو صحیح قول کے مطابق اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری، کتاب الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر ۱۱۳، التراث)

فتاوی عالمگیری میں ہے: و إذا فسد الشفع وقد قرأ فیہ لا یعتد بما قرأ فیہ ویعید القراءۃ لیحصل لہ الختم في الصلاۃ الجائزۃ، ترجمہ: اور اگر شفع (دو رکعات) فاسد ہو جائے اور اس میں قراءت کی ہو، تو اس قراءت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا، بلکہ دوبارہ قراءت کرے گا تاکہ جائز نماز میں ختمِ قرآن حاصل ہو سکے۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر ۱۱۸، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

18 رمضان 1446ھ/19 مارچ 2025

وتر کی جماعت میں دعائے قنوت بھول جانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ رمضان میں وتر کی جماعت کرواتے ہوئے امام تکبیر قنوت اور دعائے قنوت بھول کر رکوع میں چلا گیا پھر یاد آنے پر واپس لوٹا اور دعائے قنوت پڑھنے کے بعد دوبارہ رکوع کیا اور آخر میں سجدہ سہو بھی کر لیا تو کیا اس صورت میں وتر ہو گئے ؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں وتر کی نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہے کیونکہ امام کو رکوع میں جا کر دعائے قنوت کے لئے واپس نہیں آنا چاہئے تھا اور اگر واپس آگیا تو پھر دوبارہ رکوع نہیں کرنا چاہیے تھا تاکہ سجدہ سہو سے نماز درست ہو جاتی لیکن امام نے رکوع کر لیا جس کی وجہ سے جان بوجھ کر سجدے میں تاخیر ہو گی تو اب نماز دوبارہ پڑھنی پڑھے گی آخر میں کیا گیا سجدہ سہو بھی کافی نہیں ہو گا۔

فتح القدیر میں ہے:

والصحیح أنه لا يقنت في الركوع ولا يعود إلى القيام، فإن عاد إلى القيام وقنت ولم يعد الركوع لم تفسد صلاته لأن ركوعه قائم لم يرتفض، ترجمہ: صحیح قول یہ ہے کہ قنوت رکوع میں نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی دوبارہ قیام کی طرف لوٹا جائے گا۔ لیکن اگر وہ دوبارہ قیام کی طرف لوٹ کر قنوت کر لے اور رکوع کو دوبارہ نہ دہرائے، تو اس کی نماز فاسد نہیں ہو گی، کیونکہ اس کا رکوع برقرار ہے اور باطل نہیں ہوا۔

(فتح القدیر، باب صلاۃ الوتر، جلد اول، صفحہ نمبر ۴۲۹، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

18 رمضان 1446ھ/19 مارچ 2025

وتر میں مقتدی کا بے محل لقمہ دینا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ امام وتر کی جماعت میں دعائے قنوت بھول کر رکوع میں چلا گیا پھر مقتدی نے لقمہ دیا اور امام لقمہ لیکر واپس آگیا پھر دعائے قنوت پڑھی آخر میں سجدہ سہو کیا تو کیا نماز درست ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں بے محل لقمہ دینے کی وجہ سے مقتدی کی نماز فاسد ہو گئی اور امام نے لقمہ لے لیا جس کی وجہ سے امام اور تمام نمازیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ اس صورت میں امام کا واپس آنا درست ہی نہیں تھا اس لئے یہ لقمہ دینے کا محل بھی نہیں بنے گا۔

فتاوی فیض الرسول میں ہے:

"جو شخص دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں چلا جائے تو اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ دعائے قنوت پڑھنے کے لئے رکوع سے پلٹے بلکہ حکم یہ ہے کہ وہ نماز پوری کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔ پھر اگر خود ہی یاد آجائے اور رکوع سے پلٹ کر دعائے قنوت پڑھے تو اصح یہ ہے کہ برا کیا گنہگار ہوا مگر نماز فاسد نہ ہوئی۔۔۔ مگر صورت مستفسرہ میں جب مقتدی نے امر ناجائز کے لئے لقمہ دیا تو اس کی نماز فاسد ہو گئی پھر امام اس کے بتانے سے پلٹا اور وہ نماز سے خارج تھا تو امام کی بھی نماز فاسد ہو گئی اور اس کے سبب کسی کی نماز نہیں ہوئی۔ ھٰکذا فی الکتب الفقہیۃ"۔ (فتاوی فیض الرسول جلد اول صفحہ ۳۸۵ شبیر برادر لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

18 رمضان 1446ھ/19 مارچ 2025

وتر کی نماز تراویح سے پہلے پڑھنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے اس مسئلہ میں کہ میں نائٹ شفٹ میں کام کرتا ہوں تو کیا میں عشاء کی نماز وتر سمیت پہلے پڑھ سکتا ہوں اور تراویح صبح سحری کے وقت پڑھوں کیوں کہ تراویح کی نماز عشاء کے ساتھ پڑھنے کے لئے میرے پاس ٹائم نہیں بچتا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سنت تو یہ ہے کہ پہلے عشاء کے فرض، سنت اور نفل پڑھ کر پھر تراویح پڑھی جائے اور وتر تراویح کے بعد پڑھے جاہیں لیکن اگر کسی نے وتر تراویح سے پہلے پڑھ لئے تو بھی اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ تراویح کا وقت عشاء کے فرضوں کے بعد شروع ہو جاتا ہے چاہے وتر سے پہلے پڑھیں یا بعد میں۔

عنایہ شرح ہدایہ میں ہے:

والأصح أن وقتها بعد العشاء إلى آخر الليل قبل الوتر وبعده لأنها نوافل سنت بعد العشاء، ترجمہ: اور صحیح قول یہ ہے کہ اس کا وقت عشاء کے بعد سے لے کر رات کے آخری حصے تک ہے، وتر سے پہلے بھی اور بعد میں بھی، کیونکہ یہ عشاء کے بعد کی سنت نوافل میں سے ہے۔ (عنایہ، فصل فی قیام شھر رمضان، جلد اول، صفحہ نمبر ۴۶۹، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

18 رمضان 1446ھ/19 مارچ 2025

رمضان میں وتر کی نماز سحری کے وقت پڑھنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا رمضان میں وتر کی نماز جماعت سے پڑھنے کی بجائے تنہا صبح سحری کے وقت نماز تہجد کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

رمضان میں وتر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا تنہا پڑھنے سے افضل ہے لیکن اگر کوئی وتر کی نماز صبح سحری کے وقت تہجد کے ساتھ پڑھتا ہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

حاشیۃ الطحطاوی میں ہے:

وصلاته» أي الوتر «مع الجماعة في رمضان أفضل من أدائه منفردا آخر الليل في اختيار قاضيخان، ترجمہ: ''اس کی نماز ''یعنی وتر کو رمضان میں جماعت کے ساتھ پڑھنا، اسے رات کے آخری حصے میں اکیلے ادا کرنے سے افضل ہے، یہ قاضیخان کا اختیار کردہ قول ہے۔

(حاشیۃ الطحطاوی، باب الوتر واحکامہ، صفحہ نمبر ۳۸۶، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

18 رمضان 1446ھ/19 مارچ 2025

تراویح میں ختم قرآن کی بجائے سورتیں پڑھنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا تراویح کے اندر ختم قرآن کرنا ضروری ہے اگر لوگ سستی کی وجہ سے سورتیں سننا چاہتے ہوں تو کیا تراویح صحیح ہو جائے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

تراویح میں ایک بار ختم قرآن کرنا سنت مؤکدہ ہے اور تین بار افضل ہے لوگوں کی سستی کی وجہ سے اس عظیم سنت کو نہیں چھوڑنا چاہئے البتہ کسی جگہ تراویح میں سورتیں پڑھی گئیں تو تراویح کی سنت ادا ہو جائے گی لیکن ختم قرآن کا ثواب نہیں ملے گا۔

فتاوی ہندیہ میں ہے: السنة في التراويح إنما هو الختم مرة فلا يترك لكسل القوم، ترجمہ: تراویح میں سنت یہ ہے کہ ایک مرتبہ ختم قرآن کیا جائے لوگوں کی سستی کی وجہ سے اس سنت کو نہیں چھوڑنا چاہئے۔

(فتاوی ہندیہ، فصل فی التراویح، جلد اول، صفحہ نمبر ۱۱۸، التراث)

بہار شریعت میں ہے: تراویح میں ایک بار ختم قرآن مجید کرنا سنت مؤکدہ ہے اور دو مرتبہ فضیلت اور تین مرتبہ افضل، لوگوں کی سستی کی وجہ سے ختم کو ترک نہ کرے۔ (بہار شریعت، تراویح کا بیان، جلد اول، صفحہ نمبر ۶۸۹، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ
ابو الامین محمد مبین اختر مدنی
20 رمضان 1446ھ / 21 مارچ 2025

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بعض مساجد میں ختم قرآن پاک بیسویں روزے اور اکثر مساجد میں ستائیس رمضان کو ہوتا ہے، ایک بار ختم قرآن پوری تراویح میں سن لینے کے بعد باقی روزے بغیر تراویح پڑھے گزارنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

تراویح کی نماز مرد و عورت پر سنت مؤکدہ ہے قرآن مجید کا جلد ختم ہو جانے کیوجہ سے تراویح چھوڑنے کی اجازت نہیں ہوگی، رمضان کے آخری روزے تک تراویح پڑھنا ضروری ہے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

وهي سنة للرجال والنساء جميعا، لو حصل الختم ليلة التاسع عشر أو الحادي والعشرين لا تترك التراويح في بقية الشهر؛ لأنها سنة، كذا في الجوهرة النيرة الأصح أنه يكره له الترك، ترجمہ: ”یہ مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے سنت ہے۔ اگر ختم (قرآن کی تلاوت مکمل کرنا) انیسویں یا اکیسویں رات کو ہو جائے تو مہینے کے باقی حصے میں تراویح چھوڑ نہ دو کیونکہ یہ سنت ہے۔ اسی طرح 'الجوھرۃ النیرۃ' میں بہتر یہی ہے کہ تراویح چھوڑنے کو ناپسند کیا گیا ہے۔“

(فتاوی عالمگیری، فصل فی التراویح، جلد اول، صفحہ نمبر ۱۱۶/۱۱۸، التراث)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

20 رمضان 1446ھ/21 مارچ 2025

تراویح کی التحیات میں درود اور دعا چھوڑنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر لوگوں پر گراں گزرے تو کیا امام التحیات میں دعا اور درود پاک چھوڑ سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اگر واقعی ایسی صورت ہے کہ پوری تشہد پڑھنے سے مقتدیوں پر گراں گزرتا ہے تو امام قعدہ میں تشہد کے بعد "اللھم صل علی محمد و آلہ" تک پڑھ کر سلام پھیر سکتے ہیں۔

بہار شریعت میں ہے:

امام و مقتدی ہر دو رکعت پر ثناء پڑھیں اور بعد تشہد دعا بھی، ہاں اگر مقتدیوں پر گرانی ہو تو تشہد کے بعد اللھم صلی علی محمد و آلہ پر اکتفا کرے۔

(بہار شریعت، تراویح کا بیان، جلد اول، صفحہ نمبر ۶۹۰، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

20 رمضان 1446ھ / 21 مارچ 2025

گھر یا فیکٹری وغیرہ میں تراویح کی جماعت کا اہتمام کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسجد کی باجماعت تراویح چھوڑ کر گھر یا فیکٹری وغیرہ تراویح کی جماعت کا اہتمام کرنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مسجد کی باجماعت تراویح، گھر یا فیکٹری میں جماعت سے پڑھی جانے والی تراویح سے افضل ہے، لیکن اگر کسی نے گھر یا فیکٹری میں تراویح کی جماعت کا اہتمام کیا تو یہ جائز ہے لیکن عشاء کے فرض محلہ کی مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرنا واجب ہے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے: والصحيح أن للجماعة في البيت فضيلة وللجماعة في المسجد فضيلة أخرى فإذا صلى في البيت بجماعة فقد حاز فضيلة أدائها بالجماعة وترك الفضيلة الأخرى، هكذا قاله القاضي الإمام أبو علي النسفي، والصحيح أن أداءها بالجماعة في المسجد أفضل، ترجمہ: "صحیح یہ ہے کہ گھر میں تراویح کی جماعت کی نماز کی ایک فضیلت ہے اور مسجد میں جماعت کی نماز کی ایک دوسری فضیلت ہے۔ لہٰذا، اگر گھر میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھی جائے تو اس نے جماعت کی ادائیگی کی فضیلت حاصل کر لی ہے جبکہ دوسری (مسجد والی) فضیلت چھوٹ گئی ہے۔ ایسا قاضی امام ابو علی النسفی نے فرمایا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا بہتر ہے۔ (فتاوی عالمگیری، فصل فی التراویح، جلد اول، صفحہ نمبر ۱۱۶، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

20 رمضان 1446ھ/21 مارچ 2025

تراویح کے لئے دو اماموں کو مقرر کرنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بعض مساجد میں دیکھا گیا ہے کہ دو امام تراویح کی نماز پڑھاتے ہیں پہلا امام دس رکعتیں پڑھا لیتا ہے تو آخری دس دوسرا امام پڑھاتا ہے کیا ایسا کرنا درست ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

افضل یہ ہے کہ تراویح کی پوری بیس رکعتیں ایک امام کے پیچھے پڑھی جاہیں، لیکن اگر کسی جگہ دو امام مقرر ہیں تو پھر مستحب یہ ہے کہ امام ترویحہ پر تبدیل ہو (یعنی چار رکعت کے بعد جب دعائے تراویح پڑھتے ہیں) اب چاہے آٹھ رکعت کی ترویحہ پر امام تبدیل ہو یا بارہ رکعت پر، بہر حال دس رکعت پر امام کا تبدیل کرنا مستحب عمل نہیں ہے۔

الجوہر النیرہ میں ہے:

والأفضل أن يصلي التراويح بإمام واحد؛ لأن عمر جمع الناس على قارئ واحد وهو أبي بن كعب فإن صلوها بإمامين فالمستحب أن يكون انصراف كل واحد على كمال الترويحة فإن انصرف على تسليمة لا يستحب ذلك وكان عمر يؤمهم في الفريضة والوتر وكان أبي بن كعب يؤمهم في التراويح، ترجمہ: ”افضل ہے کہ تراویح ایک ہی امام کے ساتھ پڑھی جائیں؛ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام لوگوں کو ایک قاری پر جمع کیا تھا، اور وہ تھے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔ اگر تراویح دو اماموں کے ساتھ پڑھی جائیں تو مستحب ہے کہ ہر امام کا انصراف تراویحہ کی تکمیل پر ہو، کیونکہ اگر وہ صرف (دو کعت) کا سلام پھیرنے پر انصراف کریں تو یہ مستحب نہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ عشاء کے فرض اور وتر کی امامت کرتے تھے اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تراویح کی امامت کرتے تھے۔“

(الجوہر النیرہ، باب قیام شہر رمضان، جلد اول، صفحہ نمبر ۹۸، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

20رمضان1446ھ/21مارچ2025

اذان مغرب کے ہوتے ہوئے سنت اعتکاف کی نیت کرنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص بیسویں روزے کو مسجد میں اس وقت داخل ہوا جب مغرب کی اذان ہو رہی تھی تو کیا اس کا سنت اعتکاف ہو جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سنت اعتکاف کے لئے سورج غروب ہونے سے پہلے مسجد میں داخل ہونا ضروری ہے کہ جیسے ہی سورج غروب ہو گا سنت اعتکاف کی نیت سے اعتکاف شروع ہو جائے گا لہذا جو شخص اس وقت داخل ہوا جب اذان مغرب ہو رہی تھی تو اس کی سنت اعتکاف کی نیت درست نہیں ہو گی کیونکہ مغرب کی اذان سورج غروب ہونے کے بعد دی جاتی ہے۔

بہار شریعت میں ہے: "سنت موکدہ، کہ رمضان کے پورے عشرہ اخیرہ یعنی آخر کے دس دن میں اعتکاف کیا جائے یعنی بیسویں رمضان کو سورج ڈوبتے وقت بہ نیت اعتکاف مسجد میں ہو اور تیسویں کے غروب کے بعد یا انتیسویں کو چاند ہونے کے بعد نکلے اگر بیس کو بعد نماز مغرب نیت اعتکاف کی تو سنت مؤکدہ ادا نہ ہوئی۔

(بہار شریعت، اعتکاف کا بیان، جلد اول، صفحہ نمبر ۱۰۲۱)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

23 رمضان 1446ھ/24 مارچ 2025

دوران اعتکاف روزہ چھوڑ دینے سے اعتکاف کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ دوران سنت اعتکاف اگر کسی عذر کی وجہ سے روزہ چھوٹ جائے تو کیا اعتکاف بغیر روزے کے درست ہو جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سنت اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے لہذا اگر کسی نے دوران اعتکاف روزہ رکھا ہی نہیں یا کسی عذر شرعی کی وجہ سے روزہ چھوڑ دیا تو سنت اعتکاف فاسد ہو جائے گا اور پھر ایک دن کی قضاء کرنی پڑے گی۔

الجوہر النیرہ میں ہے: (قولہ مع الصوم ونیۃ الاعتکاف) أما اللبث فرکنہ لأن وجودہ بہ وأما الصوم فشرطہ والنیۃ شرط في سائر العبادات والصوم شرط لصحۃ ترجمہ: (ان کے قول "مع الصوم ونیۃ الاعتکاف" کا مطلب یہ ہے کہ) مسجد میں ٹھہرنا (لبث) اعتکاف کا رکن ہے، کیونکہ اعتکاف کا وجود اسی سے ہوتا ہے۔ جہاں تک روزے کی بات ہے تو وہ اس کی شرط ہے، اور نیت تمام عبادات میں شرط ہے۔ اسی طرح، روزہ بھی اعتکاف کی صحت کے لیے شرط ہے۔

(الجوہر النیرہ، باب الاعتکاف، جلد اول، صفحہ نمبر ۱۴۵، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

23رمضان 1446ھ/24مارچ 2025

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ دوران اعتکاف کیا گھر بچوں سے فون پر بات کر سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

ضرورت کے تحت فون پر بات کرنے میں حرج نہیں اور کوشش کریں کہ دنیاوی مثلا کاروباری باتیں وغیرہ کرنے سے بچا جائے، اگر بات کرنا بھی چاہیں تو حال واحوال جیسی خیر کی بات ہی جائے۔

الجوہر النیرہ میں ہے: (قولہ ولا یتکلم إلا بخیر) ھذا یتناول المعتکف وغیرہ إلا أنہ في المعتکف أشد. ترجمہ: (معتکف صرف خیر ہی کی بات کرے) یہ حکم معتکف اور غیر معتکف دونوں کو شامل ہے، لیکن معتکف کے لیے اس پر عمل کرنا زیادہ مؤکد ہے۔

(الجوہر النیرہ، باب الاعتکاف، جلد اول، صفحہ نمبر ۱۴۷، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

23 رمضان 1446ھ / 24 مارچ 2025

دوران اعتکاف بھول کر خارج مسجد چلے جانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ دوران اعتکاف میں بھول کر پانی پینے کے لئے مسجد کے کچن میں چلا گیا جو کہ خارج مسجد میں ہے اور یاد آتے ہی فوراً واپس مسجد میں آگیا تو کیا اس صورت میں اعتکاف ٹوٹ گیا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

دوران سنت اعتکاف ایک لمحہ کے لئے بھی بلا عذر شرعی خارج مسجد چلے جانے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا چاہے کوئی جان بوجھ کر گیا ہو یا بھول کر اور بعد میں ایک دن اعتکاف کی قضاء کرنا ہوگی۔

فتاوی عالمگیری میں ہے: وإن خرج من غير عذر ساعة فسد اعتكافه في قول أبي حنيفة -رحمه الله تعالى- كذا في المحيط. سواء كان الخروج عامدا أو ناسيا، ترجمہ: اور اگر معتکف بغیر کسی عذر کے کچھ دیر کے لیے باہر نکلے تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق اس کا اعتکاف فاسد ہو جائے گا، جیسا کہ ”المحیط“ میں ذکر کیا گیا ہے۔ چاہے یہ خروج جان بوجھ کر ہو یا بھول کر۔

(فتاوی عالمگیری، الباب السابع فی الاعتکاف، جلد اول، صفحہ نمبر ۲۱۲، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

23 رمضان 1446ھ/24 مارچ 2025

دوران اعتکاف احتلام ہوجانے کی صورت میں اعتکاف کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ دوران سنت اعتکاف اگر احتلام ہو جائے تو کیا اس سے اعتکاف باطل ہو جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

دوران اعتکاف احتلام ہو جانے سے اعتکاف باطل نہیں ہوگا اور ایسے شخص کو چاہیے کہ فورا مسجد سے نکل کر غسل خانہ جاکر غسل کرے اگر غسل خانے فنائے مسجد میں موجود نہ ہوں اور دوسرا کوئی ذریعہ بھی نہ ہو تو فرض غسل کے لئے خارج مسجد بھی جا سکتے ہیں۔

فتاویٰ ہندیہ میں ہے: ولو أمنى بالتفكر والنظر لا يفسد اعتكافه كذا في التبيين وكذا لو احتلم كذا في فتح القدير ثم إن أمكنه الاغتسال في المسجد من غير أن يتلوث المسجد فلا بأس به، وإلا فيخرج ويغتسل ويعود إلى المسجد، ترجمہ: اگر کوئی شخص محض غور و فکر یا نظر کی وجہ سے انزال کرلے تو اس کا اعتکاف فاسد نہیں ہوگا، جیسا کہ التبیین میں ذکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح، اگر وہ احتلام کا شکار ہو جائے تو بھی اعتکاف فاسد نہیں ہوگا، جیسا کہ فتح القدیر میں بیان کیا گیا ہے۔ پھر اگر مسجد میں غسل کرنا ممکن ہو، اس طرح کہ مسجد ناپاک نہ ہو، تو کوئی حرج نہیں، ورنہ وہ مسجد سے باہر جاکر غسل کرے اور فوراً مسجد میں واپس آجائے۔ (فتاوی ہندیہ، الباب السابع فی الاعتکاف، جلد اول، صفحہ نمبر ۲۱۳، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

23رمضان 1446ھ/24مارچ 2025

مطلق اعتکاف کی نذر کو رمضان کے اعتکاف میں پورا کرنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کسی نے نذر مانی کہ وہ اعتکاف کرے گا تو کیا رمضان کے سنت اعتکاف میں نذر کی نیت کر سکتا ہے یا اس کے لئے علیحدہ سے اعتکاف کرنا پڑے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اگر اس نے خاص رمضان میں اعتکاف کرنے کی نذر نہیں مانی تھی تو اب رمضان میں نذر اعتکاف کو پورا کرنے کے لئے اعتکاف میں نہیں بیٹھ سکتا کیونکہ نذر اعتکاف میں روزہ واجب ہوتا ہے تو رمضان کے علاوہ اعتکاف کر کے ساتھ روزہ بھی رکھنا ہو گا۔

فتاوی عالمگیری میں ہے: لو نذر اعتکاف شهر ثم اعتكف رمضان لا يجزيه، ترجمہ: اگر کسی نے ایک مہینے کے اعتکاف کی نذر مانی، پھر رمضان میں اعتکاف کیا، تو وہ (رمضان کا اعتکاف) اس کے لیے کافی نہیں ہو گا۔ (فتاوی عالمگیری، الباب السابع فی الاعتکاف، جلد اول، صفحہ نمبر ۲۱۱، التراث)

بہار شریعت میں ہے: ایک مہینے کے اعتکاف کی منت مانی تو یہ منت رمضان میں پوری نہیں کر سکتا بلکہ خاص اس اعتکاف کے لئے روزے رکھنے ہوں گے۔ (بہار شریعت، اعتکاف کا بیان، جلد اول، صفحہ نمبر ۱۰۲۳، مکتبۃ المدینہ، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

25 رمضان 1446ھ/26 مارچ 2025

دوران اعتکاف غسل جمعہ کرنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ غسل کی حاجت نہ ہونے کے باوجود، سنت اعتکاف کے دوران جمعہ کے دن غسل کی سنت ادا کرنے کے لئے غسل کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر تو غسل خانہ فنائے مسجد میں موجود ہے پھر غسل کیا جاسکتا ہے اور اگر غسل خانے مسجد سے باہر ہوں تو اب بغیر حاجت طبعی کے نہیں نکل سکتے، اگر نکلیں گے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا اور جمعہ کا مسنون غسل حاجت طبعی میں نہیں آتا۔

بہار شریعت میں ہے: ایک حاجت طبعی کہ مسجد میں پوری نہ ہوسکے جیسے پاخانہ، پیشاب، استنجاء، وضو اور غسل کی ضرورت ہو تو غسل، مگر غسل و وضو میں یہ شرط ہے کہ مسجد میں نہ ہو سکیں یعنی کوئی ایسی چیز نہ ہو جس میں وضو و غسل کا پانی لے سکے اس طرح کہ مسجد میں پانی کی کوئی بوند نہ گرے کہ وضو و غسل کا پانی مسجد میں گرانا ناجائز ہے اور لگن وغیرہ موجود ہو کہ اس میں وضو اس طرح کر سکتا ہے کہ کوئی چھینٹ مسجد میں نہ گرے تو وضو کے لیے مسجد سے نکلنا جائز نہیں، نکلے گا تو اعتکاف جاتا رہے گا۔ یوہیں اگر مسجد میں وضو و غسل کے لیے جگہ بنی ہو یا حوض ہو تو باہر جانے کی اب اجازت نہیں۔

(بہار شریعت، اعتکاف کا بیان، جلد اول، صفحہ نمبر ۱۰۲۴، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

25 رمضان 1446ھ/26 مارچ 2025

دوران اعتکاف عورت کے مخصوص ایام آجانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ دوران اعتکاف عورت کے مخصوص ایام آجائیں تو کیا اس سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

دوران سنت اعتکاف اگر کسی عورت کے ایام مخصوص آجاتے ہیں تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا کیونکہ اعتکاف کی شرائط میں سے ہے کہ عورت حیض و نفاس سے پاک ہو، لہٰذا بعد میں ایک دن اعتکاف کی قضاء کرنا ہو گی۔

البدائع والصنائع میں ہے:

ولو حاضت المرأۃ في حال الاعتکاف فسد اعتکافھا لان الحیض ینافي اھلیۃ الاعتکاف لمنافاتہ الصوم ولھذا منعت من انعقاد الاعتکاف فتمنع من البقاء، ترجمہ: اگر عورت اعتکاف کی حالت میں حیض کا شکار ہو جائے تو اس کا اعتکاف فاسد ہو جائے گا، کیونکہ حیض اعتکاف کے اہل ہونے کے منافی ہے، کیونکہ یہ روزے کے منافی ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے وہ اعتکاف کے انعقاد سے روکی گئی ہے، پس اسے اس میں باقی رہنے سے بھی روکا جائے گا۔

(البدائع والصنائع، کتاب الاعتکاف، جلد دوم، صفحہ نمبر ۱۱۶، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

25 رمضان 1446ھ / 26 مارچ 2025

شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کا اعتکاف میں بیٹھنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا عورت پر ضروری ہے کہ اعتکاف میں بیٹھنے کے لئے شوہر سے اجازت لے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بیوی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اعتکاف میں بیٹھنے کے لئے شوہر سے اجازت لے اور شوہر جب اجازت دے دے تو اب وہ منع نہیں کر سکتا اور بغیر اجازت کے عورت کے لئے اعتکاف میں بیٹھنا درست نہیں۔

بنایہ شرح ہدایہ میں ہے:

ولو اعتكفت في مسجد بيتها فليس لزوجها أن يأتيها ولا أن يمنعها من الاعتكاف، لكن لا ينبغي لها أن تعتكف بغير إذن زوجها، ترجمہ: اگر عورت اپنی مسجد بیت میں اعتکاف کرے تو اس کے شوہر کو نہ اس کے پاس جانے کا حق ہے اور نہ ہی اسے اعتکاف سے منع کرنے کا، لیکن اسے بغیر شوہر کی اجازت کے اعتکاف میں بیٹھنا درست نہیں۔ (بنایہ، باب الاعتکاف، جلد ۴، صفحہ نمبر ۱۲۶، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

25 رمضان 1446ھ/26 مارچ 2025

معتکف مؤذن کا اذان دینے کے لئے مسجد سے باہر جانا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مؤذن اگر اعتکاف میں بیٹھ جائے تو کیا وہ اذان دینے کے لئے مسجد سے باہر نکل سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اذان دینے کے لئے مؤذن کو خارج مسجد جانے کی اجازت ہے کیونکہ اذان ضرورت شرعی میں سے ہے لہذا اتنی دیر کے لئے مؤذن جا سکتا ہے جتنا وقت اذان کے لئے درکار ہوتا ہے اور اذان کے بعد فوراً واپس مسجد میں آنا ضروری ہے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

ولو صعد المئذنة لم يفسد اعتكافه بلا خلاف وان كان باب المئذنة خارج المسجد كذا في البدائع والمؤذن وغيره فيه سواء هو الصحيح، ترجمہ: اگر کوئی شخص مینار پر چڑھ جائے تو اس کے اعتکاف میں کوئی خلل واقع نہیں ہوگا، اس پر کوئی اختلاف نہیں، اگرچہ مینار کا دروازہ مسجد سے باہر ہو۔ یہی بات "البدائع" میں مذکور ہے، اور اس معاملے میں مؤذن اور دیگر لوگ برابر ہیں، اور یہی صحیح ہے۔

(فتاوی عالمگیری، الباب السابع فی الاعتکاف، جلد اول، صفحہ نمبر ۲۱۲، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

25 رمضان 1446ھ / 26 مارچ 2025

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا عورت اعتکاف کے دوران گھر والوں کے لئے کھانا بنا سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوہاب اللھم ہدایۃ الحق و الصواب

عورت کے لئے مسجد بیت کا حکم مسجد جیسا ہی ہوتا ہے یعنی وہ بلا عذر، دوران سنت اعتکاف اگر مسجد بیت سے نکلی تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا لہذا اگر کھانا بنانے کی حاجت ہے تو مسجد بیت کے اندر ہی رہتے ہوئے بنا سکتی ہے وہاں سے نکل کر کچن میں جانے کی اجازت نہیں۔

فتاوی عالمگیری میں ہے: اذا اعتکفت في مسجد بیتها فتلک البقعة في حقها کمسجد الجماعة في حق الرجل لا تخرج منه الا لحاجة الانسان، ترجمہ: اگر عورت اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف کرے تو وہ جگہ اس کے لیے ایسے ہی ہے جیسے مرد کے لیے جماعت کی مسجد ہوتی ہے؛ وہ وہاں سے صرف انسانی ضرورت کے لیے ہی باہر نکلے۔ (فتاوی عالمگیری، الباب السابع فی الاعتکاف، جلد اول، صفحہ نمبر ۲۱۱، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

26 رمضان 1446ھ / 27 مارچ 2025

عورت کا دوران اعتکاف شیر خوار بچے کو دودھ پلانا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا عورت دوران سنت اعتکاف بچے کو دودھ پلا سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

عورت مسجد بیت میں رہتے ہوئے شیر خوار بچے کو دودھ بھی پلا سکتی ہے اور گھر کے کام کاج بھی کر سکتی ہے لیکن بلا حاجت شرعی مسجد بیت سے باہر نہیں نکل سکتی کیونکہ سنت اعتکاف کے معاملے میں مسجد بیت کا حکم عورت کے حق میں ایسا ہی ہے جیسے مسجد کا حکم مرد کے لئے۔

المبسوط للسرخسی میں ہے: اذا اعتکفت في مسجد بيتها فتلك البقعة في حقها كمسجد الجماعة في حق الرجل لا تخرج منها الا لحاجة الانسان، ترجمہ: اگر عورت اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف کرے تو وہ جگہ اس کے لیے ایسے ہی ہے جیسے مرد کے لیے جماعت کی مسجد ہوتی ہے؛ وہ وہاں سے صرف انسانی ضرورت کے لیے ہی باہر نکلے۔

(المبسوط للسرخسی، باب الاعتکاف، جلد سوم، صفحہ نمبر ۱۱۹، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

26 رمضان 1446ھ/27 مارچ 2025

معتکف کی خارج مسجد سے واپسی کی رفتار کتنی ہو

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ معتکف کو ضرورت شرعی کی صورت میں مسجد سے باہر جانے کے بعد فوراً بھاگ کر واپس جلدی آنا چاہیے یا نارمل رفتار سے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اگر کوئی معتکف کسی حاجت شرعی کی وجہ سے مسجد سے باہر جاتا ہے تو وہ اپنی حاجت سے فارغ ہو کر فوراً واپس آئے، لیکن اس کے لئے بھاگ کر آنے کی حاجت نہیں بلکہ ایک نارمل معتاد چلنے والے انداز میں واپس آسکتا ہے، راستے میں رکنے کی اجازت نہیں۔

المبسوط للسرخسی میں ہے:

اذا خرج لحاجة الانسان لايؤمر بان يسرع المشي، وله ان يمشي على التؤدة، ترجمہ: اگر معتکف اپنی ضرورت کے سبب باہر جائے تو اسے تیز چلنے کا حکم نہیں دیا جاتا بلکہ اسے آہستہ چلنے کی اجازت ہے۔

(المبسوط للسرخسی، باب الاعتکاف، جلد سوم، صفحہ نمبر ۱۱۹، التراث)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

26 رمضان 1446ھ/27 مارچ 2025

دوران اعتکاف آن لائن بزنس کو وقت دینا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ میں آن لائن بزنس کرتا ہوں اور روز مجھے تقریباً ایک گھنٹہ لیپ ٹاپ پر کسٹمرز کے آرڈر چیک کرنے ہوتے ہیں تو کیا میں دوران اعتکاف لیپ ٹاپ پر اپنے آن لائن بزنس کو ٹائم دے سکتا ہوں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

دوران سنت اعتکاف لیپ ٹاپ پر حلال آن لائن بزنس کو وقت دینے میں حرج نہیں جبکہ یہ صرف ضرورت کی حد تک ہو اور مزید پروڈکٹ سرچ کرنے میں لگ جانا یا برینڈ وغیرہ سے رابطہ شروع کر دینا دوران اعتکاف مناسب نہیں کیونکہ اعتکاف کا مقصد عبادت میں وقت گزارنا ہے۔

فتح القدیر میں ہے:

ولا باس بان یبیع ویبتاع في المسجد من غیر ان یحضر السلع، لانہ قد یحتاج الی ذلک بان لا یجد من یقوم بحاجتہ الا انھم قالوا: یکرہ احضار السلع للبیع والشرا، مسجد میں بغیر اس کے کہ سامان ساتھ لایا جائے بیع و خرید کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ اگر اسے اپنی ضرورت پوری کرنے والا کوئی نہ ملے تو اسے سامان کی ضرورت پڑ سکتی ہے، مگر مشائخ نے فرمایا کہ خرید و فروخت کے لیے سامان مسجد لانا مکروہ ہے۔

(فتح القدیر، باب الاعتکاف، جلد دوم، صفحہ نمبر ۳۹۷، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

26 رمضان 1446ھ/27 مارچ 2025

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ امام اگر سنت اعتکاف میں بیٹھ جائے تو کیا وہ نماز جنازہ پڑھانے کے لئے مسجد سے باہر جا سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سنت اعتکاف میں بیٹھے امام نماز جنازہ پڑھانے کے لئے مسجد سے باہر نہیں جا سکتا، اگر امام باہر گیا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا، لہذا اهل میت کو چاہئے کہ نماز جنازہ پڑھانے کے لئے کسی اور شخص کا انتظام کریں کیونکہ امام پر ہی ضروری نہیں کہ وہی نماز جنازہ پڑھائے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے: وإن خرج من غير عذر ساعة فسد اعتكافه في قول أبي حنيفة - رحمه الله تعالى - كذا في المحيط. سواء كان الخروج عامدا أو ناسيا، ترجمہ: اور اگر معتکف بغیر کسی عذر کے کچھ دیر کے لیے باہر نکلے تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق اس کا اعتکاف فاسد ہو جائے گا، جیسا کہ "المحیط" میں ذکر کیا گیا ہے۔ چاہے یہ خروج جان بوجھ کر ہو یا بھول کر۔

(فتاوی عالمگیری، الباب السابع فی الاعتکاف، جلد اول، صفحہ نمبر ۲۱۲، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

26 رمضان 1446ھ/27 مارچ 2025

عید الفطر کی صبح پیدا ہونے والے بچے کے صدقہ فطر کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عید والے دن صبح فجر کے بعد بچے کی ولادت ہوئی تو کیا اس بچے کا صدقہ فطر واجب ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

عید والے دن صبح صادق کے بعد اگر بچہ کی ولادت ہوئی اور اس وقت اس بچہ کا باپ صاحب نصاب تھا تو اس کے باپ پر اس نومولود بچے کا بھی صدقہ فطر دینا لازم ہو جائے گا۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

ووقت الوجوب بعد طلوع الفجر الثاني من يوم الفطر فمن مات قبل ذلك لم تجب عليه الصدقة ومن ولد أو أسلم قبله وجبت ومن ولد أو أسلم بعده لم تجب وكذا الفقير إذا أيسر قبله تجب، ترجمہ: صدقہ فطر واجب ہونے کا وقت عید الفطر کے دن دوسرے فجر کے طلوع (صبح صادق) ہونے کے بعد ہے۔ پس جو شخص اس سے پہلے فوت ہو جائے، اُس پر صدقہ فطر واجب نہیں ہوتا۔ اور جو شخص اس وقت سے پہلے پیدا ہو یا مسلمان ہو، اُس پر صدقہ فطر واجب ہے۔ اور جو اُس کے بعد پیدا ہو یا مسلمان ہو، اُس پر صدقہ فطر واجب نہیں۔ اسی طرح اگر کوئی فقیر شخص اُس وقت سے پہلے مالدار ہو جائے تو اُس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے۔

(فتاوی عالمگیری، الباب الثامن من صدقۃ الفطر، جلد اول، صفحہ نمبر ۱۹۲، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

27 رمضان 1446ھ / 28 مارچ 2025ء

کیا سیٹھ پر ملازمین کا صدقہ فطر واجب ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ میں ایک کمپنی کا مالک ہوں اور میرے ماتحت کافی سارے ملازمین ہیں جن کی رہائش و کھانا سب میرے ذمہ ہے تو کیا ان کا صدقہ فطر بھی میرے ذمہ لازم ہوگا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت کا حکم شرعی یہ ہے کہ سیٹھ پر اس کے ملازمین کا صدقہ فطر لازم نہیں اگرچہ وہ سالوں اس کے پاس کام کرتے رہیں کیونکہ صدقہ فطر صاحب نصاب پر اپنا اور اس کی نابالغ اولاد کا واجب ہوتا ہے ان کے علاوہ کسی کا واجب نہیں ہوتا۔

فتاوی ہندیہ میں ہے:

وتجب عن نفسه وطفله الفقير كذا في الكافي والمعتوه والمجنون بمنزلة الصغير سواء كان الجنون أصليا أو عارضيا وهو الظاهر من المذهب كذا في المحيط، ترجمہ: (صدقہ فطر) اپنی طرف سے اور اپنے فقیر بچے کی طرف سے واجب ہوتا ہے، جیسا کہ الکافی میں ہے۔ اور بے عقل (معتوہ) اور مجنون (پاگل) بچے کے درجے میں ہوتے ہیں، خواہ وہ پاگل پن پیدائشی ہو یا بعد میں لاحق ہوا ہو دونوں برابر ہیں۔ اور یہی مذہب کا ظاہر (یعنی راجح) قول ہے، جیسا کہ المحیط میں لکھا ہے۔

(فتاوی ہندیہ، الباب الثامن فی صدقۃ الفطر، جلد اول، صفحہ نمبر ۱۹۲، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

27رمضان 1446ھ/28مارچ2025

صدقہ فطر میں کپڑے دینا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا کسی فقیر شرعی کو صدقہ فطر کی نیت سے کپڑے دیئے جاسکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

صدقہ فطر میں گندم، جو، کھجور، منقے یا ان کی قیمت دینا ہی ضروری نہیں بلکہ کسی دوسری چیز مثلا، چاول، روٹی یا کپڑے وغیرہ بھی دیئے جاسکتے ہیں بشرط ان کپڑوں کی قیمت ایک صاع جو یا آدھے صاع گیہوں سے کم نہ ہو۔

بہار شریعت میں ہے:

”ان چار چیزوں کے علاوہ اگر کسی دوسری چیز سے فطرہ ادا کرنا چاہے، مثلاً چاول، جوار، باجرہ یا اور کوئی غلہ یا اور کوئی چیز دینا چاہے تو قیمت کا لحاظ کرنا ہوگا یعنی وہ چیز آدھے صاع گیہوں یا ایک صاع جو کی قیمت کی ہو، یہاں تک کہ روٹی دیں تو اس میں بھی قیمت کا لحاظ کیا جائے گا اگرچہ گیہوں یا جو کی ہو۔“

(بہار شریعت، صدقہ فطر کا بیان، جلد اول، صفحہ نمبر ۹۳۹، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

27رمضان 1446ھ/28مارچ 2025

کیا میزبان پر مہمانوں کا صدقہ فطر لازم ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عید والے دن جو رشتے دار یا مہمان وغیرہ گھر میں ملنے آتے ہیں کیا ان کا صدقہ فطر میزبان پر لازم ہوگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

عید والے دن ملنے آنے والے رشتے دار یا مہمانوں کا صدقہ فطر میزبان پر لازم نہیں بلکہ اگر وہ خود صاحب نصاب ہوں تو ان پر لازم ہے کہ وہ اپنا صدقہ فطر خود ادا کریں۔

امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں:

عید پر آنے والے مہمانوں کا صدقہ فطر میزبان ادا نہیں کریگا اگر مہمان صاحبِ نصاب ہیں تو اپنا فطرہ خود ادا کریں۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۰، صفحہ نمبر ۳۰۰، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

27 رمضان 1446ھ/28 مارچ 2025

صدقہ فطر سے مسجد کا قرض اتارنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا صدقہ فطر سے مسجد کا قرضہ ادا کیا جا سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

صدقہ فطر یا زکوۃ وغیرہ صدقات واجبہ سے مسجد کا قرضہ ادا کرنا جائز نہیں کیونکہ صدقہ فطر کسی فقیر شرعی کی ملکیت میں دینا ضروری ہے، اسکے بعد وہ فقیر شرعی چاہے تو ان پیسوں سے مسجد کا قرضہ اتار دے یا اپنے کسی مصرف میں لے آئے اس کو اختیار ہو گا۔

امام اھلسنت فتاوی رضویہ میں مسجد کے ایک مقدمے میں صدقہ فطر خرچ کرنے کے حوالے فرماتے ہیں:

”صدقہ فطر میں مسلمان فقیر کو دے کر مالک کر دینا شرط ہے، تو اگر غرباء کو دے کر مالک کر دیں تو جائز ہے یا فقیر کو دیں اور وہ اپنی طرف سے مقدمہ میں لگانے کو دے دیں تو جائز ہے، ورنہ مقدمے اٹھانے یا وکیلوں کو دینے سے صدقہ ادا نہ ہو گا۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۰، صفحہ نمبر ۲۹۵، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

27رمضان 1446ھ/28مارچ 2025

فطرہ دینے کے بعد پتہ چلا کہ وہ تو مستحق ہی نہیں تھا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ صدقہ فطر کسی کو دینے کے بعد پتہ چلا کہ وہ تو مستحق ہی نہیں تھا تو کیا صدقہ فطر دوبارہ دینا پڑے گا یا وہی کافی ہوگا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

صدقہ فطر یا زکوۃ وغیرہ صدقات واجبہ دیتے وقت مستحق کی تعیین کرنے میں غور و فکر کرنا اور اس کے حقدار ہونے کی معلومات کرنا ضروری ہے، اگر تو فطرہ دیتے وقت غور و فکر کیا تھا اور بعد میں ظاہر ہوا کہ وہ تو مستحق ہی نہیں تو ایسی صورت میں صدقہ فطر ادا ہو جائے گا دوبارہ دینے کی حاجت نہیں، لیکن اگر بغیر غور و فکر اور معلومات لئے فطرہ دیا تھا تو اس کے غیر مستحق ہونے کی صورت میں صدقہ فطر دوبارہ ادا کرنا ضروری ہوگا۔

فتاویٰ ہندیہ میں ہے: واذا دفعھا ولم یخطر ببالہ انہ مصرف ام لا فھو علی الجواز الا اذا تبین انہ غیر مصرف واذا دفعھا الیہ وھو شاک ولم یتحر او تحری ولم یظھر لہ انہ مصرف او غلب علی ظنہ انہ لیس بمصرف فھو علی الفساد الا اذا تبین انہ مصرف ھکذا فی التبیین، ترجمہ: اور اگر کسی نے زکوٰۃ دی اور اس کے دل میں یہ خیال ہی نہیں آیا کہ یہ شخص مستحق (مصرف) ہے یا نہیں، تو زکوٰۃ دینا جائز ہے، بشرطیکہ بعد میں یہ واضح نہ ہو کہ وہ مستحق نہیں تھا۔ اور اگر کسی نے زکوٰۃ ایسے شخص کو دی جبکہ وہ شک میں تھا، اور اس نے تحقیق نہ کی، یا تحقیق کی مگر اس پر یہ بات ظاہر نہ ہوئی کہ وہ مستحق ہے، یا اس کا گمان غالب یہی تھا کہ وہ مستحق نہیں، تو اس صورت میں زکوٰۃ دینا باطل ہے، الّا یہ کہ بعد میں یہ ثابت ہو جائے کہ وہ واقعی مستحق تھا۔ یہی بات کتاب التبیین میں بیان کی گئی ہے۔

(فتاوی ہندیہ، کتاب الزکوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر ۱۹۰، التراث)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

28 رمضان 1446ھ/29 مارچ 2025ء

غیر مسلم کو صدقہ فطر ودیگر صدقات واجبہ دینا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہم غیر مسلم ملک میں رہتے ہیں تو کیا کسی مستحق و غریب غیر مسلم کو روزوں کا فدیہ، زکوۃ یا صدقہ فطر دیا جا سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

روزوں کا فدیہ، صدقہ فطر یا زکوۃ وغیرہ صدقات واجبہ کی ادائیگی کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ مستحق مسلمان ہو لہذا کسی کافر کو یہ صدقات دینا جائز نہیں، اگر دیئے تو ادا نہیں ہوں گے۔

فتاوی رضویہ میں ہے: مصرف اس کا مثل مصرف صدقہ فطر و کفارہ یمین و سائر کفارات و صدقات واجبہ ہے بلکہ کسی ہاشمی مثلاً شیخ علوی یا عباسی کو بھی نہیں دے سکتے۔ غنی یا غنی مرد کے نابالغ فقیر بچے کو نہیں دے سکتے کافر کو نہیں دے سکتے، جو صاحب فدیہ کی اولاد میں ہے جیسے بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، نواسا نواسی، یا صاحب فدیہ جس کی اولاد میں جیسے ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی، انہیں نہیں دے سکتے، اور اقربا مثلاً بہن بھائی، چچا، ماموں خالہ، پھوپھی، بھتیجا، بھتیجی، بھانجا، بھانجی، ان کو دے سکتے ہیں جبکہ اور موانع نہ ہوں، یونہی نوکروں کو جبکہ اجرت میں محسوب نہ کریں۔

(فتاوی رضویہ، جلد ۱۰، صفحہ نمبر ۵۳۵، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

28 رمضان 1446ھ / 29 مارچ 2025ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بغیر نیت کے صدقہ فطر دے دیا تو کیا فطرہ ادا ہو گیا یا دیتے وقت نیت کا ہونا ضروری ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

صدقہ فطر یا زکوۃ وغیرہ کی ادائیگی کے وقت نیت کا ہونا ضروری ہے، بغیر نیت کے صدقہ فطر ادا کرنے سے ادا نہیں ہوگا، اگر کسی نے بغیر نیت کے ادا کر دیا تھا اور ابھی تک وہ صدقہ فقیر کے پاس ہی ہے اس نے خرچ نہیں کیا تو اب بھی نیت کر لینے سے فطرہ ادا ہو جائے گا۔

البحر الرائق میں ہے:

وشرط ادائها نية مقارِنة للاداء كما اذا دفع بلا نية ثم حضرتْه النية والمال قائم في يد الفقير فانه يجزئه وهو بخلاف ما اذا نوى بعد هلاكه، ترجمہ: اس کی ادائیگی کی شرط یہ ہے کہ نیت ادا کرنے کے وقت موجود ہو، جیسے کہ اگر کسی نے بغیر نیت کے مال دے دیا، پھر بعد میں اس کو نیت یاد آگئی اور وہ مال فقیر کے پاس موجود تھا، تو اس کی زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ لیکن اگر اس نے نیت بعد میں کی جب مال ہلاک ہو چکا تھا، تو اس صورت میں زکوۃ ادا نہیں ہو گی۔

(البحر الرائق، کتاب الزکوۃ، جلد دوم، صفحہ نمبر ۲۲۶، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

28 رمضان 1446ھ/29 مارچ 2025ء

کئی افراد کا صدقہ فطر ایک ہی مستحق کو دینا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا کسی ایک ہی فقیر شرعی کئی افراد کا صدقہ فطر دیا جاسکتا ہے یا کسی حد تک تقسیم کرنا ضروری ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اگر کافی سارے افراد کا صدقہ فطر ایک ہی فقیر شرعی یا مسکین کو دے دیا تو یہ جائز ہے البتہ بہتر یہ ہے کہ ایک صدقہ فطر ایک ہی مسکین کو دیا جاے۔

فتح باب العنایہ بشرح النقایہ میں ہے:

ولو دفع جماعۃ الی مسکین واحد جاز علی الصحیح لانہ بالنسبۃ الی کل معط مصرف واللہ اعلم، ترجمہ: اگر کئی لوگوں نے مل کر ایک ہی مسکین کو (زکوٰۃ) دی، تو صحیح قول کے مطابق یہ جائز ہے، کیونکہ ہر دینے والے کے اعتبار سے وہ مسکین مستحق (مصرف) ہے۔ اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ (فتح باب العنایہ بشرح النقایہ، کتاب الزکوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر ۵۵۵، التراث)

بہارِ شریعت میں ہے:

"ایک شخص کا فطرہ ایک مسکین کو دینا بہتر ہے۔" (بہار شریعت، جلد اول، صفحہ نمبر 940، مطبوعہ، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

28 رمضان 1446ھ/29 مارچ 2025ء

زکوۃ اور صدقہ فطر اکھٹے ایک دن دینا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا ایک ہی دن زکوۃ اور صدقہ فطر دیا جاسکتا ہے یا ان میں ترتیب کا لحاظ رکھنا ضروری ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جس دن صدقہ فطر ادا کرنا چاہ رہے اگر تو اسی دن زکوۃ بھی لازم ہوئی تو اب دونوں صدقات ایک ہی دن دینے میں حرج نہیں، اور اگر زکوۃ پہلے ہی لازم ہوگئی تھی تو صدقہ فطر کی وجہ سے زکوۃ میں تاخیر کرنا جائز نہیں کیونکہ زکوٰۃ کی شرائط پائے جانے کی صورت میں فوراً ادا کرنا لازم ہو جاتا ہے کہ تاخیر کرنا ناجائز گناہ ہے جبکہ صدقہ فطر میں تاخیر کرنے سے گنہگار تو نہیں ہوگا البتہ افضل عید کے دن ادا کرنا ہے۔

فتاوی رضویہ میں ہے: ''حولانِ حول (یعنی زکوٰۃ کا سال پورا ہو جانے) کے بعد ادائے زکوٰۃ میں اصلاً تاخیر جائز نہیں، جتنی دیر لگائے گا، گناہ گار ہوگا۔ ہاں پیشگی دینے میں اختیار ہے کہ بتدریج دیتا رہے، سال تمام پر حساب کرے۔ اس وقت جو واجب نکلے، اگر پورا دے چکا بہتر اور کم گیا ہے، تو باقی فوراً اب دے اور زیادہ پہنچ گیا، تو اسے آئندہ سال میں مُجرا لے۔'' (فتاویٰ رضویہ، جلد 10، صفحہ نمبر 202، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے: بہتر یہ ہے کہ (صدقہ فطر) عید کی صبح صادق ہونے کے بعد اور عید گاہ جانے سے پہلے ادا کرے۔

(بہار شریعت، صدقہ فطر کا بیان، جلد اول، صفحہ نمبر ۹۳۹، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

28 رمضان 1446ھ / 29 مارچ 2025ء

صدقہ فطر کی رقم سے ہسپتال تعمیر کرنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا لوگوں سے صدقہ فطر جمع کر کے غریب لوگوں کے مفت علاج و معالجہ کے لئے ہسپتال بنا سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

صدقہ فطر کی رقم سے لوگوں کے علاج کے لئے ہسپتال بنانا جائز نہیں اگرچہ وہاں صرف غریب لوگوں کا ہی علاج کیوں نہ ہوتا ہو کیونکہ صدقات واجبات میں کسی شرعی فقیر کو مالک بنانا ضروری ہوتا ہے لہذا اگر شرعی فقیر کو مالک بنائے بغیر ہسپتال کی تعمیر میں فطرانہ کی رقم لگادی تو اس طرح فطرانہ ادا بھی نہیں ہوگا۔

تبیین الحقائق میں ہے: لا یجوز ان یبنی بالزکاۃ المسجد لان التملیک شرط فیھا ولم یوجد وکذا لا یبنی بھا القناطر و السقایات و اصلاح الطرقات و کري الانھار و الحج و الجھاد و کل ما لا تملیک فیه، ترجمہ: زکوٰۃ سے مسجد بنانا جائز نہیں کیونکہ زکوٰۃ میں مال کا مالک بنانا (یعنی کسی کو دینا) شرط ہے، اور یہ یہاں پایا نہیں گیا۔ اسی طرح زکوٰۃ سے پل بنانا، پانی کی سبیلیں بنانا، راستوں کی اصلاح کرنا، نہریں کھودنا، حج، جہاد اور ہر وہ کام جس میں (کسی فقیر کو) مالک نہ بنایا جائے، ان سب میں زکوٰۃ کا مال استعمال کرنا جائز نہیں۔

(تبیین الحقائق، باب المصرف، جلد اول، صفحہ نمبر ۳۰۰، التراث)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ
ابو الامین محمد مبین اختر مدنی
28 رمضان 1446ھ/29 مارچ 2025ء

فطرہ ادا کرنے بعد صاحب نصاب ہونے کی صورت میں فطرہ کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کسی نے صدقہ فطر رمضان میں ادا کر دیا اس حالت میں کہ وہ نصاب کا مالک نہیں تھا لیکن عید والے دن صبح عیدی میں اتنی رقم ملی کہ وہ صاحب نصاب ہو گیا تو کیا اس کو اب دوبارہ صدقہ فطر دینا ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر کسی نے نصاب کا مالک نہ ہوتے ہوئے بھی صدقہ فطر رمضان میں ہی ادا کر دیا اور پھر عید والے دن عیدی میں اتنی رقم جمع ہو گئی کہ وہ صاحب نصاب بن گیا تو اب وہی رمضان میں ادا کیا ہوا صدقہ فطر کافی ہو گا، دوبارہ صدقہ فطر دینا اس پر لازم نہیں ہو گا۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

ولو عجل صدقة الفطر قبل النصاب ثم ملكه صح كذا في البحر الرائق،

ترجمہ: اور اگر کسی نے صدقہ فطر نصاب (کے مالک ہونے) سے پہلے ہی ادا کر دیا، پھر بعد میں وہ نصاب کا مالک بن گیا، تو (صدقہ فطر کی ادائیگی) درست ہو جائے گی۔ ایسا ہی البحر الرائق میں ہے۔

(فتاوی عالمگیری، الباب الثامن فی صدقۃ الفطر، جلد اول، صفحہ نمبر ۱۹۲، التراث)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

28 رمضان 1446ھ/29 مارچ 2025ء

اضافی فون رکھنے کی صورت میں صدقہ فطر کے وجوب کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کسی کے پاس دو فون ہیں ایک اس کے استعمال میں ہے اور دوسرا حاجت سے زائد ہے جس کی مالیت چاندی کے نصاب کو پہنچ جاتی ہے تو کیا اس پر صدقہ فطر لازم ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت کا حکم شرعی یہ ہے کہ اگر تو زائد فون کی رقم چاندی کے نصاب کو پہنچ جاتی ہے تو ایسے شخص پر صدقہ فطر لازم ہو جائے گا کیونکہ صدقہ فطر کی شرائط میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ شخص حاجت اصلیہ کے علاوہ نصاب کا مالک ہو اور فطرہ کے واجب ہونے کے لئے زکوۃ کی طرح مال نامی ہونا ضروری نہیں۔

فتاوی ہندیہ میں ہے:

وهي واجبة على الحر المسلم المالك لمقدار النصاب فاضلا عن حوائجه الاصلية كذا في الاختيار شرح المختار ولا يعتبر فيه وصف النماء، ترجمہ: صدقہ فطر اس آزاد مسلمان پر واجب ہے جو نصاب کے برابر مال کا مالک ہو، ایسے حال میں کہ وہ مال اس کی بنیادی ضروریات سے زائد ہو۔ ایسا الاختیار شرح المختار میں ہے۔ اور اس میں (صدقہ فطر کے لیے) مال میں وصف نمو (یعنی تجارت یا افزائش) کی شرط نہیں۔ (فتاوی ہندیہ، الباب الثامن فی صدقۃ الفطر، جلد اول، صفحہ نمبر 191، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

28 رمضان 1446ھ/29 مارچ 2025ء

صدقہ فطر کی رقم سے سڑک تعمیر کرنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے علاقے میں سڑک نہ ہونے کے باعث لوگوں بہت مشکل کا سامنا کرتے ہیں تو کیا صدقہ فطر کی رقم جمع کر کے اس سے سڑک بنوا سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

صدقہ فطر یا دیگر صدقات واجبہ مثلاً زکوۃ وغیرہ کی رقم سے سڑک تعمیر کرنا جائز نہیں کیونکہ صدقات واجبہ کی شرائط میں سے ہے کہ فقیر شرعی یا دیگر مصارف زکوۃ کو اس کا مالک بنایا جائے۔

تبیین الحقائق میں ہے: لا یجوز ان یبنی بالزکاۃ المسجد لان التملیک شرط فیھا ولم یوجد وکذا لا یبنی بھا القناطر والسقایات واصلاح الطرقات وکري الانھار والحج والجھاد وکل ما لا تملیک فیہ، ترجمہ: زکوۃ سے مسجد بنانا جائز نہیں کیونکہ زکوۃ میں مال کا مالک بنانا (یعنی کسی کو دینا) شرط ہے، اور یہ یہاں پایا نہیں گیا۔ اسی طرح زکوۃ سے پل بنانا، پانی کی سبیلیں بنانا، راستوں کی اصلاح کرنا، نہریں کھودنا، حج، جہاد اور ہر وہ کام جس میں (کسی فقیر کو) مالک نہ بنایا جائے، ان سب میں زکوۃ کا مال استعمال کرنا جائز نہیں۔

(تبیین الحقائق، باب المصرف، جلد اول، صفحہ نمبر ۳۰۰، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

28 رمضان 1446ھ/29 مارچ 2025ء

صدقہ فطر سے امام کی ختم قرآن پر خدمت کرنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا تراویح پڑھانے والے حافظ کی ستائیسویں میں ختم قرآن پر صدقہ فطر کی رقم بطور تحفہ دیکر اس کی خدمت کر سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر تو وہ حافظ قرآن شرعی فقیر ہیں تو ایسی صورت میں صدقہ فطر یا زکوۃ کی رقم ان کو بطور تحفہ دی جاسکتی ہے بشرط کہ یہ رقم اس کو اجارے کے طور پر نہ دی جارہی ہو کیونکہ صدقات واجبہ میں شرعی فقیر کو مالک بنانا ضروری ہے اور مال اس کی ملکیت میں بطور تحفہ بھی دیا جاسکتا ہے۔

مجمع الانھر میں ہے:

من اعطی مسکینا دراھم وسماھا ھبۃ او قرضا ونوی الزکاۃ فانھا تجزیہ لان العبرۃ لنیۃ الدافع لا لعلم المدفوع الیہ، ترجمہ: جو شخص کسی مسکین کو کچھ درہم دے اور زبان سے اسے ہبہ (تحفہ) یا قرض کہے، لیکن دل میں زکوٰۃ کی نیت کرے، تو یہ اس کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، کیونکہ اعتبار دینے والے کی نیت کا ہوتا ہے، نہ کہ اس شخص کے علم کا جسے دیا جارہا ہے۔

(مجمع الانھر، کتاب الزکوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر ۱۹۶، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

28 رمضان 1446ھ/29 مارچ 2025ء

دوسرے شہر یا ملک میں صدقہ فطر بھیجنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا انگلینڈ میں رہنے والے کو اپنا صدقہ فطر یہاں دینا چاہئے یا کسی دوسرے ملک میں بھی دے سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

انگلینڈ سے دوسرے ملک یا اپنے ملک میں اپنے کسی رشتے دار کو صدقہ فطر یا زکوۃ بھیجنا بالکل جائز ہے کیونکہ انگلینڈ دار الحرب ہے اور دار الحرب سے صدقات واجبہ دوسری جگہ منتقل کئے جا سکتے ہیں۔

در مختار میں ہے:

کرہ نقلھا إلا إلی قرابۃ أو أحوج أو أصلح أو أورع أو أنفع للمسلمین أو من دار الحرب إلی دار الاسلام أو إلی طالب علم، ترجمہ: اس کا منتقل کرنا مکروہ ہے، سوائے اس صورت کے جب زکوۃ رشتہ داروں کو دی جائے، یا ایسے لوگوں کو جو زیادہ محتاج ہوں، یا زیادہ بہتر، زیادہ پرہیز گار، مسلمانوں کے لیے زیادہ فائدہ مند ہوں، یا دار الحرب سے دار الاسلام کی طرف منتقل کی جائے، یا کسی طالب علم کو دی جائے۔

(در مختار، باب المصرف، صفحہ نمبر ۱۳۸، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

29 رمضان 1446ھ/30 مارچ 2025ء

مستحقین تک تاخیر سے صدقہ فطر پہنچانے کا حکم شرعی

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کسی نے اپنا صدقہ فطر کسی NGO یا تنظیم کو دیا لیکن انہوں نے مستحقین تک عید کے کافی دنوں بعد لیٹ پہنچایا تو کیا اس تاخیر کی وجہ سے گناہ ہوا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

مستحب یہ ہے کہ عید کی صبح نماز عید سے پہلے پہلے صدقہ فطر مستحقین کو دے دیا جائے لیکن اگر NGO یا خود ہی صدقہ فطر مستحقین تک تاخیر سے پہنچایا تو اس صورت میں بھی صدقہ فطر ادا ہو جائے گا، اس تاخیر کی وجہ سے گناہ نہیں ملے گا کیونکہ صدقہ فطر کا وقت پوری عمر ہے جب بھی دے گا ادا ہی ہو گا۔

الجوہرالنیرہ میں ہے:

والمستحب للناس أن یخرجوا الفطرة بعد طلوع الفجر یوم الفطر قبل الخروج إلی المصلی وإن أخروھا عن یوم الفطر لم تسقط وکان علیھم إخراجھا، ترجمہ: لوگوں کے لیے مستحب (افضل) یہ ہے کہ وہ فطرانہ عید کے دن فجر طلوع ہونے کے بعد اور عید گاہ جانے سے پہلے ادا کریں، اور اگر انہوں نے فطرانہ عید کے دن کے بعد مؤخر کر دیا تو یہ ساقط (معاف) نہیں ہو گا، بلکہ ان پر اس کا ادا کرنا لازم ہو گا۔

(الجوہرالنیرہ، کتاب الصوم، جلد اول، صفحہ نمبر ۱۳۵، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

29 رمضان 1446ھ/30 مارچ 2025ء

رمضان میں فوت ہونے والے کے صدقہ فطر کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو شخص دوران رمضان وفات پا گیا تو کیا ورثہ پر اس کی طرف سے صدقہ فطر دینا ضروری ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جو شخص رمضان المبارک میں وفات پا گیا تو اس پر صدقہ فطر واجب نہیں اور نہ ہی ورثہ پر لازم کہ اس کی طرف سے صدقہ فطر دیں کیونکہ صدقہ فطر واجب ہونے کا وقت عید الفطر کے دن صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور جو عید سے پہلے فوت ہو جائے اس پر واجب نہیں۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

ووقت الوجوب بعد طلوع الفجر الثاني من يوم الفطر فمن مات قبل ذلک لم تجب عليه الصدقة ومن ولد أو أسلم قبله وجبت ومن ولد أو أسلم بعده لم تجب وكذا الفقير إذا أيسر قبله تجب، ترجمہ: صدقہ فطر واجب ہونے کا وقت عید الفطر کے دن دوسرے فجر کے طلوع (صبح صادق) ہونے کے بعد ہے۔ پس جو شخص اس سے پہلے فوت ہو جائے، اُس پر صدقہ فطر واجب نہیں ہوتا۔ اور جو شخص اس وقت سے پہلے پیدا ہو یا مسلمان ہو، اُس پر صدقہ فطر واجب ہے۔ اور جو اُس کے بعد پیدا ہو یا مسلمان ہو، اُس پر صدقہ فطر واجب نہیں۔ اسی طرح اگر کوئی فقیر شخص اُس وقت سے پہلے مالدار ہو جائے تو اُس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے۔

(فتاوی عالمگیری، الباب الثامن من صدقۃ الفطر، جلد اول، صفحہ نمبر ۱۹۲، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

29 رمضان 1446ھ/30 مارچ 2025ء

فطرانہ ادا کرنے کے بعد ریٹ بڑھ جانے کا حکم شرعی

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کسی نے رمضان میں کھجور یا گندم کے ادائیگی والے دن کے ریٹ کے حساب سے فطرانہ دیا اور عید والے دن گندم یا کھجور کے مارکیٹ ریٹ میں اضافہ ہو گیا تھا تو کیا فرق ادا کرنا لازم ہے ؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس میں علماء کرام کا اختلاف ہے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فطرہ واجب ہونے والے دن (یعنی عید) کے ریٹ کا اعتبار ہوگا جبکہ صاحبین کے نزدیک ادائیگی والے دن کے ریٹ کا اعتبار ہوگا لھذا بہتر یہی ہے کہ عید والے دن ریٹ میں جتنا فرق آیا اتنی مزید رقم ادا کر دے۔

در مختار میں ہے:

وجاز دفع القيمة في زكاة وعشر وخراج وفطرة ونذر وكفارة غير الاعتاق) وتعتبر القيمة يوم الوجوب، وقالا يوم الاداء. وفي السوائم يوم الاداء إجماعا، وهو الاصح، ترجمہ: زکوٰۃ، عشر، خراج، فطرانہ، نذر اور کفارہ (سوائے غلام آزاد کرنے کے) میں قیمت دینا جائز ہے۔ اور قیمت کا اعتبار وجوب کے دن سے کیا جائے گا، لیکن امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا قول ہے کہ ادائیگی کے دن کی قیمت کا اعتبار ہوگا۔ اور چرنے والے جانوروں (سوائم) میں ادائیگی کے دن کی قیمت کا اعتبار بالاتفاق کیا جاتا ہے، اور یہی قول زیادہ صحیح ہے۔

(در مختار، کتاب الزکاۃ، صفحہ نمبر ۱۳۰، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

29 رمضان 1446ھ/30 مارچ 2025ء

فطرانہ تھوڑا تھوڑا کرکے قسطوں میں دینا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے اس مسئلہ میں کہ کیا ہم اپنا اور بچوں کا صدقہ فطر قسطوں میں تھوڑا تھوڑا کر کے دے سکتے ہیں یا ایک دفعہ اکھٹا ہی دینا ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت کا حکم شرعی یہ ہے کہ فطرانہ تھوڑا تھوڑا کر کے قسطوں میں دینا بھی جائز ہے کیونکہ اس کا وقت ساری عمر رہتا ہے جب بھی دے ادا ہو جائے گا چاہے عید سے پہلے دے یا بعد میں یا قسطوں میں لیکن مستحب یہ ہے کہ عید کے دن صبح عید گاہ جانے سے پہلے ادا کر دے۔

الجوہرالنیرہ میں ہے:

والمستحب للناس أن یخرجوا الفطرۃ بعد طلوع الفجر یوم الفطر قبل الخروج إلی المصلی وإن أخروھا عن یوم الفطر لم تسقط وکان علیھم إخراجھا، ترجمہ: لوگوں کے لیے مستحب (افضل) یہ ہے کہ وہ فطرانہ عید کے دن فجر طلوع ہونے کے بعد اور عید گاہ جانے سے پہلے ادا کریں، اور اگر انہوں نے فطرانہ عید کے دن کے بعد مؤخر کر دیا تو یہ ساقط (معاف) نہیں ہو گا، بلکہ ان پر اس کا ادا کرنا لازم ہو گا۔

(الجوہرالنیرہ، کتاب الصوم، جلد اول، صفحہ نمبر ۱۳۵، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالامین محمد مبین اختر مدنی

29 رمضان 1446ھ/30 مارچ 2025ء